TUE.17.Dec.2024
VOLUME:19 NO: 321
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز منگل 17/ڈسمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 321
13/جمادی الثانی 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

'مسجد میں جئے شری رام کا نعرہ لگانے والے

اشخاص کی شناخت کیسے کی گئی؟' سپریم کورٹ کا سوال

نئی دہلی:16/ڈسمبر (ایجنسیز) سپریم کورٹ نے کرناٹک کی ایک مسجد میں 'جئے شری رام' کا نعرہ لگائے جانے سے متعلق داخل ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے عرضی گزار سے سوال کیا ہے کہ نعرہ لگانے والے اشخاص کی شناخت کس طرح کی گئی؟ جسٹس پنکج متل اور سندیپ مہتا کی بنچ نے عرضی گزار سے یہ بھی سوال کیا ہے کہ کسی مذہبی جملہ کا نعرہ لگانا جرم کیسے ہوسکتا ہے؟ 'جئے شری رام' کا نعرہ لگانا کس طرح مجرمانہ عمل ہے؟ عرضی مین کرناٹک ہائی کورٹ کے اس حکم کو چیلنج پیش کیا گیا تھا جس میں مسجد کے اندر مبینہ طور پر 'جئے شری رام' کا نعرہ لگانے والے دو اشخاص کے خلاف کارروائی رد کر دی گئی تھی۔ شکایت دہندہ حیدر علی سی ایم کی طرف سے داخل عرضی پر بنچ نے سوال کیا کہ وہ ایک خاص مذہبی جملہ یا نام چیخ رہے تھے تو یہ جرم کس طرح ہے؟ سپریم کورٹ نے شکایت دہندہ سے یہ بھی سوال کیا کہ مبینہ طور پر مسجد کے اندر آ کر نعرہ لگانے والے لوگوں کی پہچان کس طرح کی گئی۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ کی بنچ نے عرضی دہندہ کی طرف سے پیش سینئر وکیل دیودت کامت سے سوال کیا کہ آپ ان مدعا علیہان کی پہچان کیسے کرتے ہیں؟ آپ کہتے ہیں کہ وہ سبھی سی سی ٹی وی میں قید ہوئے ہیں۔ بنچ نے یہ بھی پوچھا کہ اندر آنے والے اشخاص کی پہچان کس نے کی؟ بنچ نے کہا کہ ہائی کورٹ نے اخذ کیا ہے کہ الزام تعزیرات ہند کی دفعہ 503 یا دفعہ 447 کے التزامات کو نہیں چھوتے ہیں۔ دفعہ 503 جہاں مجرمانہ دھمکی سے متعلق ہے، وہیں دفعہ 447 مجرمانہ تجاوز کے لیے سزا سے متعلق ہے۔ شکایت کا تذکرہ کرتے ہوئے کامت نے کہا کہ ایف آئی آر جرائم کا انسائیکلوپیڈیا نہیں ہے۔ جب بنچ نے سوال کیا کہ کیا آپ مسجد میں داخل ہونے والے حقیقی اشخاص کی پہچان کر پائے ہیں؟ اس پر کامت نے کہا کہ ریاستی پولیس کو اس کی وضاحت پیش کرنی ہوگی۔ اس پر بنچ نے عرضی دہندہ سے عرضی کی ایک کاپی ریاست کو دینے کے لیے کہا اور معاملے کی آئندہ سماعت جنوری 2025 تک کے لیے ملتوی کر دی۔ واضح رہے کہ اس معاملے میں ہائی کورٹ نے جو فیصلہ سنایا تھا اس میں کہا تھا کہ یہ سمجھ سے بالاتر ہے کہ اگر کوئی 'جئے شری رام' کا نعرہ لگاتا ہے تو اس سے کسی طبقہ کے مذہبی جذبات مجروح ہوں گے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ اس واقعہ سے کوئی ہنگامہ یا کوئی دراڑ پیدا ہونے کا کوئی الزام نہیں ہے۔ شکایت میں ہی یہ کہا گیا ہے کہ شکایت دہندہ نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ وہ شخص کون ہے جس پر تعزیرات ہند کی دفعہ 506 کے تحت مجرمانہ دھمکی کا جرم کرنے کا الزام ہے۔ واضح رہے کہ کرناٹک کی مسجد میں 'جئے شری رام' کا نعرہ لگائے جانے سے متعلق یہ معاملہ 24 ستمبر 2023 کا بتایا جاتا ہے۔ اس سے متعلق پتور سرکل کے کڈابا پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی گئی تھی۔ شکایت دہندہ نے الزام عائد کیا کہ کچھ نامعلوم افراد مسجد میں داخل ہو گئے اور 'جئے شری رام' کا نعرہ لگانے کے بعد دھمکیاں دینے لگے۔ اس پر ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ مبینہ جرائم میں سے کسی بھی جرم کا کوئی عنصر نہ پائے جانے پر آگے کی کارروائی کی اجازت دینا قانونی علم کا غلط استعمال ہوگا اور اس کا نتیجہ انصاف کی ناکامی ہوگا۔

آج لوک سبھا میں پیش ہوسکتا ہے 'وَن نیشن، وَن الیکشن' بل،

بی جے پی نے اراکین پارلیمنٹ کے لیے جاری کیا وہپ

نئی دہلی: 'وَن نیشن، وَن الیکشن' بل کو لے کر ملک میں چل رہی سیاست کے درمیان بی جے پی نے اپنے لوک سبھا اراکین کے لیے وہپ جاری کر دیا ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ لوک سبھا میں منگل یعنی 17 دسمبر کو 'وَن نیشن، وَن الیکشن' بل پیش ہوسکتا ہے۔ لوک سبھا میں بی جے پی کے چیف وہپ ڈاکٹر سنجے جیسوال نے ایک خط جاری کرتے ہوئے سبھی اراکین پارلیمنٹ کو منگل کے روز لوک سبھا میں موجود رہنے کے لیے کہا گیا ہے۔ اس خط میں کہا گیا ہے کہ بی جے پی کے سبھی لوک سبھا اراکین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ لوک سبھا میں کچھ انتہائی اہم قانونی عمل بحث اور پاس کرنے کے لیے منگل مورخہ 17 دسمبر 2024 کو لائے جائیں گے۔ بی جے پی کے سبھی لوک سبھا اراکین سے درخواست ہے کہ وہ منگل کو پورے وقت ایوان میں لازمی طور سے موجود رہ کر حکومت کی حمایت کریں۔ واضح رہے کہ 20 دسمبر تک پارلیمنٹ کا اجلاس چلنا ہے۔ اس سے قبل یہ خبر سامنے آئی تھی کہ پیر کے روز لوک سبھا میں 'وَن نیشن، وَن الیکشن' بل پیش ہوسکتا ہے۔ حالانکہ پیر کو یہ بل پیش نہیں کیا گیا۔ اب جبکہ بی جے پی کی طرف سے اراکین لوک سبھا کو وہپ جاری کر دیا گیا ہے، تو امید کی جا رہی ہے کہ کل یہ بل پیش کر دیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ 12 دسمبر کو وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں ہوئی کابینہ میٹنگ میں 'وَن نیشن، وَن الیکشن' بل کو منظوری دے دی گئی تھی۔ کابینہ نے دو ڈرافٹ قوانین کو منظوری دی تھی، اس میں سے ایک آئین ترمیمی بل لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے انتخاب ایک ساتھ کرانے سے متعلق ہے، جبکہ دوسرا بل اسمبلیوں والے تین مرکز کے زیر انتظام خطوں کے ایک ساتھ انتخاب کرانے سے متعلق ہیں۔ خبر رساں ایجنسی آئی اے این ایس نے اپنے ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ اس بل پر عام لوگوں کی رائے بھی لینے کا منصوبہ ہے۔ غور و خوض کے دوران بل کے اہم پہلوؤں، اس کے فوائد اور پورے ملک میں ایک ساتھ انتخاب کرانے کے لیے ضروری طریقہ کار اور الیکشن مینجمنٹ پر بات چیت کی جائے گی۔ اس ایشو پر اپوزیشن پارٹیوں سے بات چیت کی ذمہ داری کے لیے مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ، ارجن رام میگھوال اور کرن رجیجو کو مقرر کیا گیا ہے۔

راہل گاندھی کا وزیر خارجہ کو خط، سری لنکا کی

جیلوں میں قید ہندوستانی ماہی گیروں کی رہائی کا مطالبہ

نئی دہلی:16/ڈسمبر (ایجنسیز) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف لیڈر راہل گاندھی نے مرکزی وزیر خارجہ ایس جے شنکر کو خط لکھ کر سری لنکا کی جیلوں میں قید ہندوستانی ماہی گیروں کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ راہل گاندھی نے سری لنکن صدر انورا کمارا دسانائیکے کی ہندوستان آمد کے موقع پر حکومت سے درخواست کی کہ وہ سری لنکا کے ساتھ زیر التواء مسائل کو حل کرے اور قیدی ماہی گیروں کی جلد رہائی کو یقینی بنائے۔ ان ماہی گیروں کو مبینہ طور پر غلطی سے بین الاقوامی سمندری سرحد پار کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ راہل گاندھی نے اپنے خط میں کہا، ''ہم سری لنکن صدر کی ہندوستان میں پہلی سرکاری دورے کی میزبانی کر رہے ہیں، یہ وقت ہے کہ ہندوستانی ماہی گیروں کے مسئلے کو موثر انداز میں اٹھایا جائے اور ان کی جلد رہائی کو یقینی بنایا جائے۔'' انہوں نے مزید زور دیا کہ قید ماہی گیروں پر عائد کیے گئے جرمانے کو معاف کیا جائے اور ان کی ضبط شدہ ماہی گیری کشتیوں کو واپس کرنے کے اقدامات کیے جائیں۔ راہل گاندھی نے یہ بھی تجویز دی کہ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان زیر التواء معاملات کو حل کرنے کے لیے مشترکہ ورکنگ گروپ کی ملاقاتیں باقاعدگی سے کی جانی چاہئیں۔ یہ گروپ ماہی گیری جیسے حساس مسائل پر دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دے سکتا ہے۔ خیال رہے کہ سری لنکا کے صدر انورا کمارا دسانائیکے 15 سے 17 دسمبر تک سہ روزہ دورۂ ہندوستان پر ہیں۔ یہ ان کا صدر بننے کے بعد ہندوستان کا پہلا سرکاری دورہ ہے۔ صدر کے نئی دہلی پہنچنے پر ہندوستان کے وزیر مملکت برائے اطلاعات ونشریات ڈاکٹر ایل مروگن نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ دراصل، سری لنکا اور ہندوستان کے درمیان ماہی گیروں کا مسئلہ طویل عرصے سے ایک حساس موضوع رہا ہے۔ سری لنکن حکام کا الزام ہے کہ ہندوستانی ماہی گیر اکثر ان کی سمندری حدود میں داخل ہو کر مچھلیاں پکڑتے ہیں، جو ماحولیاتی اور اقتصادی نقصان کا سبب بنتا ہے۔ دوسری طرف، ہندوستانی ماہی گیر دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ غیر ارادی طور پر سرحد پار کر جاتے ہیں۔ راہل گاندھی کا یہ اقدام ماہی گیروں کے خاندانوں کو امید دیتا ہے کہ ان کے عزیز جلد اپنے وطن واپس لوٹ سکیں گے۔ حکومت ہندو پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ سفارتی سطح پر اس مسئلے کا فوری اور مستقل حل تلاش کرے۔

ستیندر جین نے بی جے پی کی رکن پارلیمنٹ کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا، 20 دسمبر کو پیشی

دہلی:16/ڈسمبر (ایجنسیز) دہلی کی راؤس ایونیو کورٹ نے بی جے پی رکن پارلیمنٹ بانسری سوراج کو مجرمانہ ہتک عزت کا نوٹس جاری کیا ہے۔ بانسری کے خلاف یہ عرضی عام آدمی پارٹی کے لیڈر اور سابق وزیر ستیندر جین نے دائر کی تھی۔

ستیندر جین نے اپنی عرضی میں الزام لگایا ہے کہ بانسری سوراج نے 5 اکتوبر 2023 کو ایک ٹی وی انٹرویو کے دوران ان کے خلاف توہین آمیز تبصرہ کیا تھا۔ عدالت نے بانسری سوراج کو 20 دسمبر کو عدالت میں پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ عدالت کی جانب سے بانسری کو اختیار دیا گیا ہے یا تو وہ بذات خود عدالت میں پیش ہوں یا اپنی وکیل کے ذریعہ سے پیش ہوسکتی ہیں۔ ساتھ ہی 20 دسمبر کو ہی اس معاملے میں ستیندر جین اور ان کے 2 گواہوں کا بھی بیان درج کیا جائے گا۔ ستیندر جین کے مطابق بانسری سوراج نے ان پر جو توہین آمیز تبصرہ کیا تھا اس کا واضح مقصد تھا ان کو بدنام کرنا۔ ستیندر جین نے آگے کہا کہ ''بانسری سوراج نے جھوٹا دعویٰ کیا ہے کہ ان کے گھر سے 3 کروڑ روپے برآمد ہوئے اور ان کے گھر سے 1.8 کلوگرام سونا اور 133 سونے کے سکے برآمد ہوئے ہیں۔'' ساتھ ہی ستیندر جین نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے مجھ پر توہین آمیز تبصرہ کر کے غیر ضروری سیاسی فائدہ بھی حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ بانسری سوراج سابق وزیر خارجہ کی بیٹی ہیں، ان کی پیدائش 3 جنوری 1984 کو ہوئی تھی۔ بانسری سوراج گزشتہ 15 سال سے وکالت کر رہی ہیں۔ حالیہ اختتام پذیر پارلیمانی انتخاب میں بی جے پی کی ٹکٹ پر سیاست میں قسمت آزماتے ہوئے نئی دہلی سیٹ سے جیت درج کی۔

پرینکا گاندھی کے ہینڈ بیاگ پر 'فلسطین'

نئی دہلی: فلسطینی عوام کی تائید کے مظاہرہ میں کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی وڈرا پیر کے دن جو بیاگ لے کر پارلیمنٹ آئیں اس پر فلسطین لکھا تھا۔ کانگریس جنرل سکریٹری، غزہ پر اسرائیلی حملوں کے خلاف آواز اٹھاتی رہی ہیں۔ وہ فلسطینیوں کے ساتھ اظہارِ یگانگت کرتی رہی ہیں۔ پرینکا گاندھی کے ہینڈ بیاگ پر فلسطین لکھا تھا اور فلسطینی ایمبولم بشمول تربوز موجود تھا۔ ان کے اس اقدام کو فلسطینیوں کے ساتھ اظہارِ یگانگت کی علامت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ گزشتہ ہفتہ نئی دہلی کے فلسطینی سفارت خانہ کے ناظم الامور نے پرینکا گاندھی سے ملاقات کی تھی اور انہیں کیرالا سے رکن پارلیمنٹ منتخب ہونے پر مبارکباد دی تھی۔ جون میں پرینکا گاندھی نے اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو کو نشانۂ تنقید بنایا تھا اور کہا تھا کہ حکومتِ اسرائیل، غزہ میں جو کر رہی ہے وہ نسل کشی ہے۔

استاد ذاکر حسین نے ممبئی کے مشہور سینٹ زیویئر کالج سے تعلیم حاصل کی تھی

ممبئی:16/ڈسمبر (ایجنسیز) طبلہ ساز استاد ذاکر حسین کو دل کی تکلیف کے بعد امریکی شہر سین فرانسسکو کے اسپتال کے آئی سی یو میں داخل کرایا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وہاں انہوں نے اپنی آخری سانس لی۔ ذاکر حسین کو پوری دنیا یاد رکھے گی، انہوں نے طبلہ بجا کر لاکھوں لوگوں کے دل جیت لیے۔ واضح رہے کہ ذاکر حسین عظیم طبلہ بجانے والے اللہ رکھا کے بڑے بیٹے تھے۔ اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہوں نے ہندوستان اور پوری دنیا میں ایک الگ پہچان بنائی تھی۔ اطلاعات کے مطابق حسین نے اپنے کیریئر میں پانچ گریمی ایوارڈ حاصل کیے ہیں جن میں سے تین اس سال کے شروع میں 66ویں گریمی ایوارڈز میں ملے تھے۔ ذاکر حسین، ہندوستان کے سب سے مشہور کلاسیکی موسیقاروں میں سے ایک ہیں ان کو 1988 میں پدم شری، 2002 میں پدم بھوشن اور 2023 میں پدم وبھوشن سے نوازا گیا۔ ہندوستانی طبلہ ساز اور موسیقار ذاکر حسین 9 مارچ 1951 کو بمبئی میں پیدا ہوئے۔ اگر ہم ذاکر حسین کی تعلیم کی بات کریں تو انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم ماہم کے سینٹ مائیکل ہائی اسکول سے حاصل کی اور بعد میں مشہور سینٹ زیویئر کالج، ممبئی سے گریجویشن مکمل کی۔ رپورٹس کے مطابق استاد ذاکر حسین نے اپنا پہلا کنسرٹ صرف 12 سال کی عمر میں امریکہ میں کیا تھا۔ سال 1973 میں انہوں نے اپنا پہلا البم 'لیوینگ ان دا میٹریل ورلڈ' Living in the Material World لانچ کیا۔ وہ نہ صرف ہندوستان بلکہ ہندوستان اور بیرون ملک سب کے پسندیدہ طبلہ بجانے والے تھے۔

کیجریوال ایمانداری کا ثبوت دیتے ہوئے زیر التواء

14 'کیگ رپورٹ' اسمبلی میں پیش کرے: دیویندر یادو

نئی دہلی:16/ڈسمبر (ایجنسیز) دہلی کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ کے ذریعہ 14 زیر التواء 'کیگ رپورٹ' کو دہلی اسمبلی میں پیش کیے جانے کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ دراصل لیفٹیننٹ گورنر نے وزیر اعلیٰ آتشی کو ایک خط لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے وقت ضائع کیے بغیر فوری طور پر 14 زیر التواء 'کیگ رپورٹ' پر خصوصی اجلاس بلانے کے لئے کہا ہے۔ دیویندر یادو نے کہا کہ کانگریس پارٹی ہمیشہ سے 'کیگ رپورٹ' کو اسمبلی اجلاس میں پیش کرنے کا مطالبہ کرتی رہی ہے۔ دہلی کانگریس صدر کے مطابق دہلی حکومت کے 14 محکموں کی 'کیگ رپورٹ' میں آبکاری گھوٹالہ سے متعلق جانکاری ہے۔ ان رپورٹ کے اسمبلی اجلاس میں پیش ہونے کے بعد کیجریوال حکومت کے دوران کی تمام بدعنوانی اور بیڈ گورننس کی قلعی عوام کے سامنے کھل جائے گی۔ دیویندر یادو نے عآپ پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ سبھی 14 'کیگ رپورٹ' کو اسمبلی میں پیش نہ کر کے حکومت اپنی آئینی ذمہ داری ادا کرنے میں پورے طور پر ناکام رہی ہے۔ دیویندر یادو نے 'کیگ رپورٹ' کے بارے میں کہا کہ ''تمام 14 رپورٹس جن میں دہلی میں شراب کے ضابطے اور سپلائی پر کارکردگی کا آڈٹ، دہلی میں فضائی آلودگی کی روک تھام اور تخفیف پر کارکردگی کا آڈٹ، صحت عامہ کے بنیادی ڈھانچے اور صحت خدمات کا انتظام، اروند کیجریوال کے وزیر اعلیٰ رہتے ہوئے کام کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ، دہلی ٹرانسپورٹ کارپوریشن (ڈی ٹی سی)، حکومت کی آمدنی وخرچ اور مالی آڈٹ وغیرہ کی 'کیگ رپورٹ' زیر التواء ہے۔ ان کا عوام کے سامنے آنا ضروری ہے تاکہ عوام آئندہ اسمبلی انتخاب میں عآپ کو ووٹ کرنے سے پہلے کئی بار سوچے۔ خود ساختہ ایماندار کیجریوال نے موجودہ اور پچھلے اسمبلی اجلاس میں فضول مسائل پر گفتگو کر کے 14 'کیگ رپورٹ' کو اسمبلی میں پیش ہی نہیں ہونے دیا۔ کیجریوال کے آمرانہ رویہ کی وجہ سے ہی رام نواس گوئل کو وقت سے پہلے ہی سیاست سے استعفیٰ لینا پڑا۔ کانگریس صدر نے کہا کہ لیفٹیننٹ گورنر نے 14 'کیگ رپورٹ' کو اسمبلی میں پیش کرنے کے حوالے سے اپنی دستخط کردہ

بنگلہ دیش میں اقلیتوں پر مظالم کے خلاف آواز اٹھائے حکومت: پرینکا گاندھی

نئی دہلی:16/ڈسمبر (ایجنسیز) کانگریس رہنما اور وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے پیر کے روز لوک سبھا میں بنگلہ دیش کے اقلیتوں پر ہو رہے مظالم کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے مرکزی حکومت سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا۔ پرینکا گاندھی نے زیرو آور میں بات کرتے ہوئے کہا، ''بنگلہ دیش میں ہندوؤں، عیسائیوں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف ہونے والے مظالم کے خلاف حکومت کو آواز اٹھانی چاہیے۔ بنگلہ دیش حکومت سے بات چیت کرنی چاہیے اور متاثرین کو مکمل حمایت فراہم کرنی چاہیے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''آج وجے دیوس ہے۔ 1971 کی جنگ میں شہید ہونے والے سپاہیوں اور ملک کی عوام کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے بنگلہ دیش کے لوگوں کی آواز بن کر ان کے حق میں کھڑے ہوئے۔ اس وقت اندرا گاندھی نے مشکل حالات میں غیر معمولی قیادت کا مظاہرہ کیا اور ملک کو فتح دلائی۔'' پرینکا گاندھی نے 1971 کی جنگ کے بعد پاکستانی فوج کے بھارتی فوج کے سامنے ہتھیار ڈالنے کی تاریخی تصویر کا ذکر بھی کیا۔ تاہم، اسپیکر نے ان کی تقریر مختصر کرتے ہوئے اگلے مقرر کو بولنے کا موقع دے دیا۔ پرینکا گاندھی نے سوالات کے دوران وائناڈ میں انسانی و جانوروں کے تصادم کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ وائناڈ میں جنگلی جانوروں کے حملوں سے 90 سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں۔ ماحولیات و جنگلات کے وزیر بھوپندر یادو نے جواب میں کہا کہ حکومت نے مسئلے کے حل کے لیے اقدامات کیے ہیں اور مزید تفصیلات کانگریس رہنما کو فراہم کی جائیں گی۔ وہیں، بنگلہ دیش میں اقلیتوں پر مظالم کے سلسلہ میں کانگریس کے ارکان پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ کے احاطہ میں بھی احتجاج کرتے ہوئے بنگلہ دیش میں اقلیتوں کے تحفظ کی مانگ کی۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش میں اقلیتوں ہندوؤں اور عیسائیوں پر مظالم کی وارداتیں سامنے آ رہی ہیں لیکن مودی حکومت اس بارے میں کوئی بھی قدم اٹھانے سے گریز کر رہی ہے۔ اس سے قبل، ہفتے کو پرینکا گاندھی اور دیگر کانگریس رہنماؤں نے وائناڈ میں لینڈ سلائیڈنگ کے متاثرین کے لیے ریلیف پیکیج کا مطالبہ کرتے ہوئے پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں مظاہرہ کیا تھا۔

جے پور کے کوچنگ سینٹر میں گیس کا اخراج

12 طالبات بے ہوش، دو کی حالت تشویشناک

جئے پور:16/ڈسمبر (ایجنسیز) جے پور کے گوپال پورہ علاقے میں ایک کوچنگ انسٹی ٹیوٹ میں زہریلی گیس پھیلنے سے 12 طالبات بے ہوش ہو گئیں۔ سات طالبات کو سومانی اسپتال میں داخل کرایا گیا، جن میں سے دو کی حالت تشویشناک ہے اور وہ آئی سی یو میں ہیں۔ مہیش نگر پولیس اسٹیشن کی ایس ایچ او کویتا شرما کے مطابق کوچنگ میں گیس کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ واقعے کی تفتیش جاری ہے۔ دراصل، جے پور کے اتکرش کوچنگ علاقے میں زہریلی گیس پھیلنے سے تقریباً 12 طالب علم بے ہوش ہو گئے اور انہیں بے ہوشی کی حالت میں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق پیچھے نالے سے زہریلی گیس پھیلنے کی خبر ہے۔ سات طالب علموں کو سومانی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جہاں ڈاکٹر نے بتایا کہ دو طالب علم آئی سی یو میں ہیں۔ پانچ طالبات کو مانسرو ور کے میٹرو ماس اسپتال لے جایا گیا ہے، جہاں ان کا علاج چل رہا ہے۔ وہاں پر تمام طلبہ کی حالت خطرے سے باہر بتائی جاتی ہے۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق مہیش نگر پولیس اسٹیشن کی ایس ایچ او کویتا شرما نے بتایا کہ کوچنگ کی تمام کھڑکیاں بند تھیں۔ کلاس کے دوران دروازہ بھی بند تھا۔ کوچنگ سینٹر میں زہریلی گیس کا کوئی سامان نہیں ہے اور نہ ہی گیس کی پائپ لائن ہے۔ ایسے میں یہ تیز بو کیسے آئی اس کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔

مودی کے 3 بڑے جھوٹ سے کانگریس صدر کھڑگے نے راجیہ سبھا میں اٹھایا پردہ

لوک سبھا میں ہندوستانی آئین پر بحث ختم ہونے کے بعد آج راجیہ سبھا میں آئین پر بحث دیکھنے کو ملی۔ اس دوران کانگریس صدر اور ایوان بالا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے نے اپنی تقریر کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کے 3 بڑے جھوٹ سے پردہ اٹھا دیا۔

اندور میں بھکاریوں کو بھیک دینے والوں کے خلاف درج ہوگی ایف آئی آر!

اندور 16/ڈسمبر (ایجنسیز): اندور میں یکم جنوری 2025 سے بھکاریوں کو بھیک دینے والوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے گی۔ ضلع انتظامیہ نے شہر کو بھکاریوں سے پاک کرنے کے لئے اقدامات شروع کر دیے ہیں اور اس حوالے سے آگاہی مہم بھی جاری ہے۔ اگر کوئی شخص یکم جنوری سے بھیک دیتے ہوئے پایا گیا تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ضلع کلکٹر آشیش سنگھ نے اس بات کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ انتظامیہ نے پہلے ہی شہر میں بھیک مانگنے پر پابندی عائد کرنے کا حکم جاری کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی شخص یکم جنوری کے بعد بھیک دیتے ہوئے پایا گیا، تو اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس اقدام کا مقصد لوگوں کو بھیک دینے سے روکنا ہے اور اس عمل میں شریک افراد کو جرم میں شریک نہ بننے کی ترغیب دینا ہے۔ انتظامیہ نے بھیک مانگنے والے گروہوں کا بھی پردہ فاش کیا ہے اور کئی بھکاریوں کا دوبارہ آبادکاری کا عمل بھی شروع کیا ہے۔ اس کے علاوہ، مرکزی وزارتِ سماجی انصاف و انسانی حقوق نے ہندوستان کے 10 شہروں میں بھکاریوں سے آزاد کرنے کے لئے ایک پائلٹ پروجیکٹ بھی شروع کیا ہے، جس میں اندور بھی شامل ہے۔ اندور میں حالیہ مہینوں میں اس بات کی تصدیق کی گئی کہ بعض خاندان بار بار بھیک مانگنے میں ملوث ہیں اور ان پر کڑی نگرانی رکھی جا رہی ہے تاکہ یہ عمل روکا جا سکے۔

'وقف ترمیمی بل کسی قیمت پر قبول نہیں کیا جا سکتا'

آندھرا میں اجتماع سے مولانا ارشد مدنی کا خطاب

ڈپا: آندھرا پردیش کے شہر کڈپا میں جمعیۃ علماء ہند کی زیر اہتمام تحفظ آئین ہند و قومی یکجہتی کانفرنس جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے وقف ترمیمی بل کی شدید مخالفت کی اور کہا کہ یہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے والا بل ہے، جسے کسی بھی قیمت پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ یہ کیسا انصاف ہے کہ جو چیز ہماری ہے، اس کی حفاظت کوئی اور کرے؟ انہوں نے اس بل میں موجود تمام نقائص پر روشنی ڈالی اور کہا کہ اس بل کی موجودگی مسلمانوں کے لیے نہ صرف ایک مذہبی مسئلہ ہے بلکہ ہمارے آئینی حقوق پر حملہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر آئین کی حفاظت کی جائے گی تو ہی ملک بچ سکے گا اور اگر آئین کو پامال کیا گیا تو ملک کی سالمیت خطرے میں پڑ جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء ہند سیاسی تنظیم نہیں ہے، بلکہ ایک مذہبی تنظیم ہے جس کا مقصد ملک میں امن، محبت اور بھائی چارہ قائم رکھنا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمان اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں اور اس کی سالمیت کے لیے پرامن رہنا چاہتے ہیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ آندھرا پردیش میں جمعیۃ علماء ہند کی اس سے پہلے کوئی کانفرنس نہیں ہوئی تھی اور یہ اس بات کا غماز ہے کہ یہاں کے مسلمان اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے متحرک ہیں۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ اس کانفرنس میں پانچ لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آندھرا پردیش کے مسلمان اس وقت ملک میں ہونے والی تبدیلیوں سے بخوبی واقف ہیں اور ان میں یہ تشویش ہے کہ یہ ملک کس سمت جا رہا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اس وقت مرکزی حکومت وقف ترمیمی بل لا رہی ہے اور ساتھ ہی یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی بات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت اپنے قدموں پر نہیں، بلکہ دو بیساکھیوں پر کھڑی ہے، جن میں سے ایک نتیش کمار اور دوسری چندرا بابو نائیڈو کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس وقت ملک میں سب سے بڑا خطرہ آئین کی حفاظت کا ہے تو اس کا حل ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ آئین کی حفاظت نہ صرف حکومت کی بلکہ عوام کی بھی ذمہ داری ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ یہ بل مسلمانوں کے وقف کے حق کو چھیننے کی ایک سازش ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت مسلمانوں کے مذہبی حقوق میں مداخلت کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف کی حفاظت کے لیے یہ بل لایا جا رہا ہے لیکن اس میں کی جانے والی تبدیلیاں یہ ثابت کرتی ہیں کہ یہ بل مسلمانوں کو ان کی مذہبی املاک سے محروم کرنے کے لیے لایا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس بل کو فوری طور پر رد کیا جائے تاکہ آئین کی حفاظت کی جا سکے اور ملک میں امن قائم رکھا جا سکے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ مسلمان کسی بھی قیمت پر وقف ترمیمی بل کو قبول نہیں کریں گے۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے دیگر رہنما بھی موجود تھے جن میں مفتی معصوم ساقب، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور مفتی غیاث الدین رحمانی شامل تھے۔

سنبھل: انتظامیہ نے مندر سے متصل مکان کے مالک سے مانگے کاغذات، غیر قانونی حصہ کو کیا جائے گا منہدم

سنبھل:16/ڈسمبر (ایجنسیز) اتر پردیش کے سنبھل میں شاہی جامع مسجد کا معاملہ ابھی ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک اور مذہبی معاملہ سرخیوں میں ہے۔ ضلع انتظامیہ نے 46 سال بعد کھولے گئے مندر سے متصل ایک مکان کی تفصیلات مکان مالک سے مانگی ہے۔ مکان کے مالک متین سے مکان کی رجسٹری کے ساتھ ساتھ مکان کی چہار دیواری سے متعلق بھی کاغذات مانگے گئے ہیں۔ ذرائع سے ملی جانکاری کے مطابق مندر سے متصل مکان کا کوئی بھی حصہ اگر غیر قانونی پایا جائے گا تو انتظامیہ اس کو منہدم کر دے گی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق یہ مکان پُون رستوگی اور وشنو شرن کا تھا۔ 2000 کے آس پاس اس نے یہ مکان متین کے ہاتھوں فروخت کر دیا تھا۔ مندر سے متصل مکان کے نقشہ کی مدد سے پیمائش بھی کی گئی ہے۔ متین کے مکان کی چھت پر چڑھ کر خود ایڈیشنل ایس پی نے پیمائش کی۔ پیمائش کے دوران بہت سارے پولیس افسران موجود تھے۔ ایک طرف جہاں پولیس مکان کی پیمائش کر رہی تھی وہیں دوسری جانب مندر میں پوجا بھی کیا جا رہا تھا۔ موقع پر موجود ایک پولیس افسر سریش چند نے کہا کہ ''وہاں پر اس مکان کو جس نے خریدا ہے اس سے بات ہو رہی ہے۔ جو حصہ غیر قانونی پایا جائے گا اس پر کارروائی کی جائے گی۔'' قابل ذکر ہے کہ تشدد کی آگ میں لپٹے سنبھل میں ہفتہ کے روز لاؤڈ اسپیکر کی آواز چیک کرنے آئی پولیس نے ایک 46 سال قدیم مندر مسلم اکثریتی علاقے کھگو سرائے میں پایا۔ یہ قدیم مندر سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمان برق کی رہائش گاہ سے صرف 200 میٹر اور شاہی جامع مسجد (جس کے سروے کے دوران تشدد پھوٹ پڑا تھا) سے 500 میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جب مندر کا دروازہ کھولا گیا تو اندر سے 'ہنومان' کی مورتی اور شیولنگ برآمد ہوا۔ مندر کے قریب ایک کنواں ہے جس کی کھدائی کی جا رہی ہے۔ مندر کی بازیابی کے بعد ہندو طبقہ کے اندر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
17 Dec. 2024

جشنِ ریختہ: اردو کا یہ ادبی میلہ کیا اب محض کمائی کا ذریعہ بن کر رہ گیا ہے؟

بسمہ فاروق بھٹ

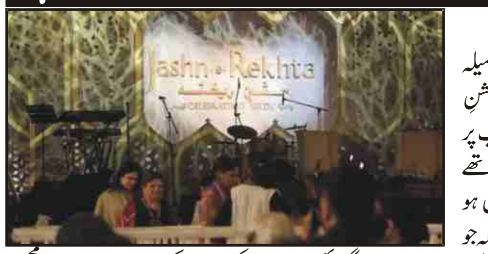

ملے جُلے تاثرات لیے اردو ادب سے گہری محبت اور لگاؤ رکھنے والوں کا میلہ جشنِ ریختہ، تین دن کے بعد دلی میں اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس مرتبہ جشنِ ریختہ سے متعلق لوگوں کو ایک جانب تو اس میں بطور مہمان اور اردو ادب پر بات کرنے والوں کی شمولیت پر اعتراض تھا تو کچھ اس بات پر نالاں تھے کہ انھیں اس ادبی میلے کا ٹکٹ نہیں ملا اور وہ اس میں شامل نہیں ہو سکے۔ انڈیا کے شہر دلی میں جشنِ ریختہ اردو ادب کا ایک ایسا میلہ ہے کہ جو اب وقت کے ساتھ ساتھ ادبی کلینڈر کا حصہ بنتا جا رہا ہے۔ جشنِ ریختہ کا ذکر ہو تو اکثر یہی خیال آتا ہے کہ اردو ادب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بات ہوگی۔ سالہا سال سے مشاعرے، قوالی اور اردو ادب کے بڑے ناموں سے سجا یہ میلہ کتابوں سے شوق رکھنے والوں اور پڑھنے پڑھانے والوں کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ اس کے منتظمین کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اردو ادب سے عشق کرنے والے لوگوں کو ہر سال نا صرف جمع کیا جائے بلکہ اس زبان کے گلدستے کو تر و تازہ رکھا جائے۔ دلی میں رہنے والے اس ادبی میلے میں شامل ہونے کے لیے اس کے انعقاد کا طویل انتظار کرتے ہیں مگر اب وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ اس کی مقبولیت میں روز افزوں اضافے کے بعد معاملہ جشنِ ریختہ میں آنے والوں کے لیے قدر مُشکل سا ہو گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اب اردو ادب کے اس میلے میں جانے اور اس کا حصہ بننے کے لیے ٹکٹ خریدنے پڑتے ہیں اور بسا اوقات تو اس کا حصول ناممکن ہو جاتا ہے۔ دلی سے تعلق رکھنے والی مریم بھی انھی میں سے ایک ہیں جو اب جشنِ ریختہ کی ویڈیوز اب اپنے موبائل پر دیکھنے پر مجبور ہیں۔ مریم اپنے موبائل پر جشنِ ریختہ کے موقع پر انڈین اداکار علی فضل کی گفتگو سُن رہی تھیں۔ اور علی فضل اُردو سے اپنی محبت کا قصہ سُنا رہے تھے۔ جشنِ ریختہ کی ساری کی ساری ٹکٹیں ایونٹ کے شروع ہونے سے ایک ہفتے قبل ہی فروخت ہو چکی تھیں جس کی وجہ سے وہ اس میلے میں اردو سے بے انتہا محبت اور لگاؤ کے باوجود نہیں جا پائیں۔ ایک جانب تو اس میلے کے لیے ٹکٹوں کا دستیاب نا ہونا ہے اور دوسری جانب مریم کے مطابق جشنِ ریختہ کی ٹکٹ اس قدر مہنگی ہو گئی ہیں کہ اب ہر کوئی انھیں خریدنے کی سکت نہیں رکھتا۔ جشنِ ریختہ کا ٹکٹ ملنے پر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنے والوں میں سے ایک روح بخشی بھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے آبائی گھر کشمیر جانے کا منصوبہ اس ایونٹ کے لیے موخر کیا مگر کسی وجہ سے وہ جشنِ ریختہ کا حصہ نہ بن سکے۔ تاہم روح بخشی کہتے ہیں کہ ’اچھا ہی ہوا کہ میں نہیں گیا کیونکہ سوشل میڈیا کی مدد سے یہ پتا چلا کہ ٹکٹوں کی قیمت میں اضافہ بڑی جگہ کی وجہ سے کیا گیا مگر اس کے باوجود لوگوں کو بیٹھنے تک کی جگہ نہیں ملی۔‘ روح اردو زبان سے لگاؤ رکھنے والوں میں سے ایک ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ ’اس ادبی میلے کو کمرشلائیز کرنا اردو زبان کی توہین ہے۔‘ روح کی طرح ایمن عثمانی جن کا تعلق انڈیا کی ریاست اُتر پردیش کے معروف علاقے بریلی سے ہے، نے بھی جشنِ ریختہ کی انتظامیہ سے شکوہ کیا۔ اُن کا کہنا ہے کہ ’کیا آپ اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اردو ادب اور شاعری سے متعلق بات کرنے کے لیے ادب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے بجائے بالی وڈ کے اداکاروں کو مدعو کیا گیا ہو، تو کیا آپ ایسا کر کے اردو ادب کی خدمت کر رہے ہیں؟‘ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والے اعتراضات اور عوامی ردِعمل سے متعلق جب بی بی سی نے جشنِ ریختہ کی پی آر ٹیم سے بات کی تو ہیڈ آف پروگرام ریختہ فاؤنڈیشن ستیش گپتا کا کہنا تھا کہ ٹکٹ کی قیمت سے متعلق طویل بحث کے بعد اس میں اضافہ کیا گیا کیونکہ اس بار نئی جگہ بہت بڑی تھی جس کا کرایہ بھی بہت زیادہ تھا جس کی وجہ سے گذشتہ سالوں کی نسبت اس مرتبہ ٹکٹ کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا۔‘ تاہم اس میں شامل ہونے والے لوگوں سے متعلق اُن کا کہنا تھا کہ جشنِ ریختہ میں جن بھی لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے وہ کسی نہ کسی صورت میں اردو ادب سے مُنسلک ہوتے ہیں۔ جیسے کہ اگر بالی وڈ ایکٹر علی فضل کی بات کی جائے تو اُن کی اردو زبان سے محبت ہی انھیں اس میں بلانے کی ایک وجہ ہے نہ کہ یہ وجہ کہ وہ ایک ایکٹر ہیں۔‘ تاہم اس سب تنقید کے باوجود جشنِ ریختہ کا حصہ بننے والے ایسے لوگوں کی تعداد کم نہیں ہے جو اس سب کے باوجود اس کے انعقاد کو انتظامیہ کی ایک بڑی کامیابی قرار دیتے ہیں۔ گورو جوشی ایک فلم ساز اور دلی کے باسی ہیں۔ وہ ہر سال جشنِ ریختہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ اردو سے انھیں عشق ہے۔ ’میں نے نہ کبھی اردو پڑھی ہے اور نہ ہی کبھی لکھی ہے، مگر اس سب کے باوجود مجھے اس زبان میں ایک عجیب سی اپنائیت محسوس ہوتی ہے۔‘ گورو جوشی کہتے ہیں کہ ’اردو زبان کا ہونا ہی ایک جشن کی بات ہے تو جشنِ ریختہ پورا سال بھی چلے تو کوئی اعتراض نہیں۔‘ جشنِ ریختہ میں شامل ہونے والے چند لوگوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ جیسے پہلے پاکستان سے اردو ادب کے بڑے نام اس میلے میں شامل ہوتے تھے اس مرتبہ پھر ایسا ہونا چاہیے تھا۔ ’جو لوگ بھی اردو ادب کی خدمت کر رہے ہیں وہ ہمارے محسن ہیں‘ پاکستان میں اردو شاعری اور ادب کے ایک بڑے نام رانا سعید دوشی نے بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ’شکوہ اپنوں سے ہی ہوتا ہے۔ اردو سے محبت کرنے والے کہیں بھی بیٹھ جائیں پاکستان ہو یا انڈیا خدمت تو وہ اردو کی ہی کر رہے ہیں۔‘ پاکستان سے اب اس میلے میں لوگوں کو شمولیت کی لیے کیوں نہیں بلایا جاتا کے سوال کے جواب میں رانا سعید دوشی کا کہنا تھا کہ ’انتظامیہ اپنے حالات کو دیکھتے ہوئے ہی اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ انھوں نے کسے اس میلے میں مدعو کرنا ہے اور کسے نہیں، تو ایسے میں جو بھی لوگ وہاں اس میلے میں شامل ہوئے ہیں وہ اردو ادب کی کسی نا کسی رنگ میں خدمت ہی کر رہے ہیں اور وہ پاکستان سے اس میلے میں شامل نہ ہونے والوں کی بھی نمائندگی کر رہے ہیں، اس میں شکوے کی کوئی بات نہیں، بس اس طرح کے پروگرامز کا ہوتے رہنا ضروری ہے۔‘ شاعر رانا سعید دوشی کا کہنا ہے کہ ’میں اب تک جشنِ ریختہ میں تو شامل نہیں ہوسکا مگر انڈیا میں دیگر بہت سی کانفرنسز اور ادبی میلوں میں جا چُکا ہوں۔ ایسے میں وہاں (انڈیا) میں اردو ادب کے لیے جتنا بھی کام ہو رہا ہے وہ بہت اچھا ہو رہا ہے اور میں اُس پر وہاں کی انتظامیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔‘ رانا سعید دوشی سے جب یہ پوچھا گیا کہ پاکستان میں اور انڈیا میں ہونے والے ایسے پروگرامز میں کیا فرق ہے تو اُن کا کہنا تھا کہ ’جس طرح سے انڈیا میں اردو ادب سے محبت کا اظہار کیا جاتا ہے اور جو عزت وہاں اردو ادب سے شغف رکھنے والوں کو بخشی جاتی ہے اُس کا فقدان ہمارے ہاں پایا جاتا ہے۔‘ تاہم اُن کا کہنا تھا کہ ’اردو شاعری اور غزل میں ہمارے پاکستان کے لکھاری انڈیا سے کچھ قدم آگے ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے شاعروں کے پاس عربی اور فارسی دو ایسی زبانیں ہیں کہ جو ہماری شاعری کو امتیاز بخشتی ہیں۔‘ رانا سعید دوشی کا کہنا تھا کہ ’جو لوگ بھی اردو ادب کی خدمت کر رہے ہیں وہ ہمارے محسن ہیں۔‘

جشنِ ریختہ کیا ہے؟

جشنِ ریختہ ایک ایسا میلہ ہے کہ جس میں تین روز تک اردو ادب کے مختلف اسلوب سے متعلق بات ہوتی ہے۔ اس میلے میں غزل، قوالی، نثر اور دیگر اصناف سخن سے متعلق شرکا اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جشنِ ریختہ نے پیوش مشرا، کیلاش کھیر، پاپون، ریکھا اور وشال بھردواج، استاد شجاعت خان، صابری برادران، جاوید علی، اور سوانند کرکرے جیسے فنکاروں اور وسیم بریلوی، راحت اندوری، اشوک چکردھر جیسے شاعروں کو نمایاں طور پر مدعو کیا ہے۔ تاہم جاوید اختر، فرحت احساس اور کمار وشواس جیسے بڑے ناموں نے بھی اس میں آ کر رونق بخشی۔ ولیم ڈیلرمپل، محمود فاروقی، نوتیج سرنا، نجیب جنگ، گوپی چند نارنگ، شمس الرحمان فاروقی، رانا صفوی، خالد جاوید کے علاوہ نصیر الدین شاہ، رتنا پاٹھک شاہ، شبانہ اعظمی جیسی مشہور شخصیات بھی اس میلے میں شریک ہو چکی ہیں۔ اس مرتبہ اس ایونٹ کا انعقاد جواہر لعل نہرو سٹیڈیم میں ہوا۔

ریختہ کیا ہے؟

ریختہ ایک انڈین ویب پورٹل ہے جو ریختہ فاؤنڈیشن نے اردو ادب کے تحفظ اور فروغ کے لیے شروع کیا ہے۔ یہ ایک غیر منافع بخش تنظیم ہے۔ ریختہ لائبریری پروجیکٹ، اس کی کتابوں کے تحفظ کے اقدام نے دس سالوں کے دوران تقریباً 200,000 کتابوں کو کامیابی سے ڈیجیٹائز کیا ہے۔ یہ کتابیں بنیادی طور پر اردو، ہندی اور فارسی ادب پر مشتمل ہیں۔ اِن میں بشمول شاعروں کی سوانح عمری، اردو شاعری، افسانہ، اور نان فکشن شامل ہیں۔ یہ مجموعہ برصغیر ہند کی عوامی اور تحقیقی لائبریریوں سے نکلتا ہے۔ یہ متعدد سکرپٹ جیسے دیوناگری، رومن اور بنیادی طور پر نستعلیق میں پیش کرتا ہے۔ اس ویب پورٹل پر صدیوں پہلے کی کتابیں بھی موجود ہیں اور اردو ادب کے تحفظ کے لیے دنیا کی سب سے بڑی ویب سائٹ کے طور پر اسے پہچانا جاتا ہے۔ اس سائٹ نے 32 ملین صفحات پر مشتمل 200,000 سے زیادہ ای کتابوں کو ڈیجیٹائز کیا ہے، جن کو واضح طور پر مختلف حصوں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔

جب عامر خان نے خفیہ طور پر فلمی دنیا چھوڑ دی: ’فیملی سے کہا میری بس ہوگئی ہے‘

نورنانجی، سعدیہ خان

عامر خان کا شمار بالی وڈ کے سب سے بڑے ستاروں میں ہوتا ہے۔ فینز ان جیسے ستاروں کے فلمی اور نجی زندگی کے ہر ایک پہلو پر ہمہ وقت نظر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاہم اس کے باوجود بہت کم لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ کووڈ وبا کے دوران انھوں نے گھر والوں کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے فلمیں چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے عامر خان بتاتے ہیں کہ انھوں نے اپنے گھر والوں کو بتایا کہ ’میری بس ہوگئی ہے۔ ’میں نہ فلم بنانا چاہتا تھا اور نہ اداکاری کرنا چاہتا تھا۔ میں بس اپنے گھر والوں کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔‘ انڈیا جیسا ملک جہاں فلموں اور اداکاروں سے دیوانگی کی حد تک لگاؤ پایا جاتا ہے وہاں عامر خان جیسے سپر سٹار کی ریٹائرمنٹ کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل سکتی تھی۔ تاہم کسی کو عامر خان کے اس فیصلے کے بارے میں پتا نہیں چلا۔ ان کے مطابق اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس وقت بہت کم فلمیں بن رہی تھیں۔ عامر خان کے فینز کو فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ ایک بار پھر فلموں کی جانب لوٹ آئے ہیں۔ آج کل عامر خان اپنی پروڈکشن میں بننے والی فلم ’لاپتہ لیڈیز‘ کی تشہیر کر رہے ہیں۔ یہ فلم اس سال آسکرز میں غیر ملکی زبانوں میں بننے والی بہترین فلموں کی کیٹیگری میں انڈیا کی طرف سے نامزد ہوئی ہے۔ عامر خان کے مطابق ان کے بچوں نے انھیں دوبارہ فلموں میں کام کرنے کے لیے راضی کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے بچوں نے کہا کہ انھیں حقیقت کا سامنا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ 24 گھنٹے ان ساتھ وقت نہیں گزار سکتے۔ ’اور ایسے انھوں نے آہستہ سے مجھے فلموں کی جانب واپس بھیج دیا۔‘ 59 سالہ عامر خان بطور اداکار، ہدایتکار اور پروڈیوسر تقریباً تین دہائیوں سے انڈین فلموں میں کام کرتے آئے ہیں۔ عامر خان کی فلمیں نہ صرف باکس آفس پر کامیاب ہوتی ہیں بلکہ وہ اکثر اپنی فلموں کے ذریعے سماجی مسائل اجاگر کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آسکرز بھی عامر خان کے لیے کوئی نئی چیز نہیں۔ عامر خان کی سنہ 2002 میں ریلیز ہونے والی فلم ’لگان‘ بھی آسکرز میں نامزد ہوئی تھی۔ تاہم ان کی فلم ایوارڈ نہیں جیت سکی تھی۔ اب عامر خان لاپتہ لیڈیز کے ساتھ ایک بار پھر آسکرز کی دوڑ میں شامل ہیں۔ اگر اب کی بار عامر خان کامیاب ہوجاتے ہیں تو یہ اس کیٹیگری میں آسکرز جیتنے والی پہلی انڈین فلم ہوگی۔ انھیں یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا ان کی فلم شارٹ لسٹ ہوئی ہے یا نہیں، منگل تک انتظار کرنا پڑے گا۔ عامر خان کہتے ہیں کہ وہ نہیں جانتے کہ آیا ان ایوارڈز کو سنجیدگی سے لینا بھی چاہیے یا نہیں۔ تاہم وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ آسکرز جیتنا انڈیا کے لیے بہت بڑی بات ہوگی۔ عامر خان کہتے ہیں کہ انڈین عوام جنون کی حد تک فلموں سے لگاؤ رکھتے ہیں اور طویل عرصے سے آسکرز جیتنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اگر ہم جیت گئے تو لوگ [خوشی سے] پاگل ہو جائیں گے۔ ’صرف اپنے ملک کے لوگوں اور اپنے ملک کے لیے، اگر ہم ایوارڈ جیت جاتے ہیں تو مجھے واقعی خوشی ہوگی۔‘ لاپتہ لیڈیز کی کہانی ایک ایسے شخص کے گرد گھومتی ہے جو شادی کے بعد اپنی بیوی کو اپنے گاؤں لے کر آ رہا ہوتا ہے لیکن راستے میں اس کی بیوی تبدیل ہو جاتی ہے۔ دوسری جانب اس کی بیوی اکیلی پھنس جاتی ہے۔ اس فلم میں خواتین کے ساتھ انڈیا کے دیہی علاقوں میں ہونے والے سلوک اور گھریلو تشدد جیسے حساس موضوعات پر طنز کیا گیا ہے۔ عامر خان کے مطابق اس فلم کا پلاٹ تھوڑا سا شیکسپیئر طرز کا ہے جس میں طنز و مزاح کی آڑ میں خواتین کی آزادی اور ان کی اپنے لیے فیصلہ لینے کی طاقت جیسے اہم موضوعات کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ عامر خان کے مطابق وہ ان موضوعات کی وجہ سے ہی اس فلم کی جانب متوجہ ہوئے۔ ان کا کہنا ہے کہ دنیا بھر میں خواتین کو اپنی زندگی میں بہت سے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ’مجھے لگا کہ یہ ایک ایسی کہانی ہے جو ان مسائل کو اتنے اچھے طریقے سے سامنے لا رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ میں اسے پروڈیوس کرنا چاہتا تھا۔‘ عامر خان چاہتے تھے کہ ان کی سابق اہلیہ کرن راؤ یہ فلم بنائیں۔ سنہ 2002 میں عامر خان اور کرن راؤ کی شادی ہوئی تاہم تقریباً 19 برس ساتھ گزارنے کے بعد دونوں نے 2021 میں علیحدگی کا اعلان کیا۔ عامر خان کہتے ہیں کہ فلم بنانے کے لیے انھوں نے کرن راؤ کا انتخاب اس لیے کیا کیونکہ انھیں اندازہ تھا کہ کرن اس فلم کو پورے دل سے بنائیں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ آج بھی ان کے اپنی سابق اہلیہ سے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ ’ہمارا رشتہ شاید تھوڑا بدل گیا ہو۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہم دونوں ایک دوسرے کے بارے میں کیسا محسوس کرتے ہیں اس میں کچھ کمی آئی ہو۔‘ تاہم اس کے باوجود عامر خان کا کہنا ہے کہ فلم کے سیٹ پر اکثر ان کی اور کرن راؤ کی بحث ہوتی تھی۔ ’ہم بنا بحث میں پڑے فلم نہیں بنا سکتے تو ہماری ہر موقع پر بحث ہوتی تھی۔‘ وہ کہتے ہیں کہ ان کے اور کرن کے خیالات میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔ ’ہم بنیادی چیزوں کے بارے میں بات نہیں کر رہے ہیں۔ ہم کبھی کبھی ایک دوسرے کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ کسی بات کو لوگوں تک پہنچانے کا بہتر طریقہ کیا ہے۔‘ ’انڈین فلمسازوں کو پہلے عالمی مارکیٹ کے لیے فلمیں بنانی ہوں گی‘ ہر سال بالی وڈ میں سینکڑوں فلمیں بنتی ہیں۔ حالیہ برسوں میں انڈین فلموں کو آسکرز میں بھی کامیابی حاصل ہوئی جس میں آر آر آر (RRR) نے بہترین گانے اور ’دی ایلیفینٹ وسپررز‘ کو بہترین دستاویزی مختصر فلم کا ایوارڈ ملا ہے۔ تاہم اب تک کسی انڈین فلم کو بہترین بین الاقوامی فلم کی کیٹیگری میں ایوارڈ نہیں ملا ہے۔ عامر خان کی نظر میں اس کی ایک وجہ آسکرز کے لیے درست فلم کا انتخاب نہ ہونا ہے۔ انڈیا نے کچھ بہت اچھی فلمیں بنائی ہیں۔ کبھی کبھار سب سے بہترین مووی کا انتخاب نہیں کیا جاتا ہے۔‘ لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہ واحد وجہ نہیں کہ انڈیا آج تک اکیڈمی ایوارڈ نہیں جیت سکا۔

راہ نما ☰ مبارک کاپڑی

فرقہ پرستی، نفرت و ناانصافی کے اس دَور میں بھی ہمارے نوجوان تحمّل و حکمت سے کام لیں

دنیا بھر کے سارے ممالک میں اقلیتوں کو شکایت رہتی ہے کہ اُن کے ساتھ نا انصافی ہوتی ہے یا تعصّب ہوتا ہے۔ اکثر اوقات یہ شکایت درست بھی ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے طلبہ اس کی وجوہات کا جائزہ لیں تا کہ اس ضمن میں کوئی لائحہ عمل تیار کیا جاسکے۔ ہمیں علم ہے کہ آج جب فرقہ پرستی کی زہریلی لہریں تعلیمی کیمپس میں بھی داخل ہوتی دکھائی پڑ رہی ہے۔ وہاں اُمیّد کی کوئی کرن باقی بچی ہے؟ نوجوانو! ہم اس سلسلے میں مثبت فکر رکھتے ہیں۔ اس لیے آیئے سارے معاملات کا تجزیہ کریں ایک چھوٹی سی تھیسیس کی شکل میں: (۱) کسی بھی ملک کی جمہوریت میں انسان کا نیا نام ہے ’ووٹ‘۔ اس لیے جمہوریت میں سَروں (یعنی ووٹوں) کو صرف گنا کرتے ہیں۔ تَولا نہیں کرتے۔ ہر جمہوری ملک کی ایک کروڑ کی آبادی میں بمشکل پانچ ہزار افراد ایسے ہوتے ہیں جو زندگی کے مختلف پہلوؤں کا ادراک رکھتے ہیں اور زندگی کو سنجیدگی سے برتتے ہیں۔ اپنی معاشرتی و جمہوری ذمہ داریوں سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ اس شرح سے ایسے افراد کی تعداد اس ملک کی ۱۴۰ رکروڑ کی آبادی میں چھ سات لاکھ ہی ہوئی۔ یہ وہ ذی فہم افراد ہوتے ہیں جو اپنی تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کو بروئے کار لاکر انسان اور انسانیت کو اندھیرے سے نکال کر اُجالوں سے متعارف کراتے ہیں۔ یہ طبقہ ہمیشہ اقلیت میں رہتا ہے اس لیے اس طبقے کی آواز نقارخانہ میں طوطی کی آواز بھی ثابت ہوتی ہے البتہ دنیا کے سارے انقلاب اسی طبقے کی فکر اور کوششوں سے رونما ہوتے ہیں۔ آج جب فرقہ پرستی اپنی انتہا پر ہے اور ہماری مسجدوں کے نیچے مندر تلاش کئے جارہے ہیں اِس دَور میں بھی حق کا ساتھ دینے کے لیے ایک بڑا غیر مسلم طبقہ ہمارے ساتھ کھڑا ہے۔ (۲) دنیا کے ہر ملک میں فرقہ پرست سیاست دانوں کے لیے بہت آسان ہے کہ وہ اقلیتوں کے خلاف اکثریت کو اشتعال دلائے۔ اُنھیں بھاری اکثریت سے جیتنے کے لیے اکثریتی فرقے کو بھاری پیمانے پر بھڑکانا پڑتا ہے۔ بدبختی سے جمہوریت کی سیاسی سائنس اب یہی ہے۔ (۳) دنیا بھر میں کسی بھی ملک میں اُصول و انصاف پر مبنی سیاست کا رواج اسی بناء پر پنپ نہیں پاتا اُس کے باوجود فرقہ پرستی و نا انصافی کے خلاف احتجاج اب خصوصاً سوشل میڈیا کے ذریعے زیادہ شدّت سے بلند ہورہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اِن حالات میں ہمارے طلبہ و نوجوانوں کو چاہئیے کہ وہ بھائی چارگی کی نئی جہات تلاش کریں۔ آیئے اس ضمن کے سارے امکانات کا جائزہ لیں: (۱) سب سے پہلے صرف آٹھ دہائیوں قبل کی ہماری قوم کی قیادت کا جائزہ لیجئے تو اُس کی عاقبت ناشناسی پر صرف رحم آتا ہے کہ ساورکر کے دوقومی نظریے کو تقویت پہنچانے کے لیے ہماری قیادت نے ’شاہین کا جہاں اور ہے، کرگس کا جہاں اور‘ کا نعرہ لگایا۔ ’میرا جنگل الگ، تیرا جنگل الگ‘ یہ تو جنگل کے جانور بھی نہیں کہتے۔ چیل، گِدھ، اور جنگلی جانوروں کے درمیان بھی شاہین جی سکتا تھا اور وقار کے ساتھ جی سکتا تھا۔ اس ضمن میں جب ہم اُسوہ رسولؐ کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اُنھوں نے اور اُن کے صحابہ کرام نے اختلافات کی بناء پر نت نئے ممالک کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ کسی ’آئیڈیل ریاست‘ کی آس میں غیر مسلموں کے ساتھ بناہ نہ کر پانے کا تصور ہی غلط تھا اور آج بھی غلط ہے۔ اس لیے ڈھول تاشے بجاتے ہوئے کوئی جلوس مسجد کے سامنے سے گزرنے پر بھی نماز میں ہمارا خشوع قائم رہنا چاہئیے۔ رنگوں کے تہوار میں دانستہ ہمارے سفید کرتے پاجامے کو داغدار بنانے کی شرانگیزی کی جائے تب بھی ہمیں ضبط کرنا ہے اور لاؤڈ اسپیکر پر اذان پر پابندی کا پُرفتن مطالبہ کیا جائے تب بھی ہماری مسجدوں کی صفیں بھری رہیں۔ (۲) کیمپس کو پُرامن بنانے کے لیے ہمیں ذرا اپنے گریبان میں بھی جھانکنا چاہئیے، چند برس پہلے کرناٹک کی ایک طالبہ نے ڈر و خوف کے مارے اپنے تحفّظ کے لیے اللہ کو پُکارا۔ ہم سبھی جذباتی ہوگئے مگر ہمارے محلّے کی مسجد کا موذّن ہر روز تیس مرتبہ ’اللہ اکبر‘ کہتا ہے، ہم اس کی آواز پر کتنا لبیّک کہتے ہیں۔ اُس طالبہ کا مسئلہ فیس کی ادائیگی نہیں تھی، اُسے حجاب کے ساتھ شر پسند کالج میں داخلہ نہیں دے رہے تھے۔ لہٰذا ہماری قیادت کو اصل مسئلے کا ادراک ہونا چاہئیے تھا کہ باحجاب طالبات کے لیے ہم کالج قائم کریں، کیمپس کا قیام کریں اور یہی اس مسئلے کا مستقل حل تھا۔ (۳) ہمیں علم ہے کہ موجودہ حکمرانوں کی یونیورسٹی کے مضامین ہیں: نفرت، شدّت، ڈھٹائی اور فرقہ پرستی۔ اس لیے اسکول/ کالج یونیفارم کا اُن کا سفر یونیفارم سِول کوڈ پر ختم ہوگا البتہ ہماری قیادت کو یہ سوچنے پر ہم کو مجبور کرنا ہوگا کہ اگر ’یونیفارم‘ ہی لاگو ہوجائے تب ہمیں اپنے کردار و کلچر کے اعلیٰ تعلیمی ادارے قائم کرنا ناگزیر ہوگا۔ عزیز طلبہ! اُس صورت میں ’’ورنہ ہم اپنے طلبہ کو پڑھنے سے روکیں گے‘‘ اس ذہنیت اور حکم کو ماننے سے انکار کرنا ہے اور ہمارے اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے کے لیے ہماری قیادت کو مجبور کرنا ہے۔ (۴) طلبہ سے ہم یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ کیمپس میں طلبہ کی تنظیموں کا واحد مقصد ہو: صالح کردار طلبہ کی تشکیل! اس لیے ہمیں فہم قرآن، تزکیہ نفس، کردار سازی اور کرئیر سازی پر مسلسل محنت کرنی ہے۔ البتہ اپنی صفوں میں کالی بھیڑوں کو داخل ہونے سے روکنا ہے جو صرف ’بھیج کوئی......‘ قسم کے پوسٹر لگا کر اُسے جہاد بھی سمجھتے ہیں۔ (۵) عزیز طلبہ! دین کے تعلق سے کوئی بھی فرقہ پرست کتنا ہی اشتعال دلائے۔ آپ قطعی مشتعل نہ ہوں۔ شر پسندوں کو یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سوشل میڈیا پر پیغمبرؐ، صحابہ یا اسلامی تعلیمات و شعار کی تضحیک کی جائے تو اس قوم کے اکابر اپنے نوجوانوں کو اُکساتے ہیں اور پھر اِن نوجوانوں کی تباہی اور قید و بند کی صعوبتوں پر وہ سیاست داں اپنی روٹیاں سینکتے ہیں۔ ہمارے طلبہ کو یہ یاد رکھنا ہے کہ قرآن کے مطابق ہر دَور میں پیغمبروں کا بھی مذاق اُڑایا گیا اور قرآن کے تحفظ کی ذمہ داری رب کائنات نے خود لی ہے۔ ہم اپنے طلبہ کو معروف غیر مسلم مفکر کی رائے سے بھی آگاہ کرنا چاہیں گے کہ ۱۸۹۱ء میں بنارس میں منعقدہ ’وشو ہندو سمّیلن‘ میں سوامی وویکانند نے ہندومت کو ماننے والے لاکھوں کے مجمع سے کہا تھا کہ دین اسلام کبھی ختم نہیں ہوسکتا کیوں کہ اِس کی آسمانی کتاب میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور اِس کو ماننے والے اِس کی بیشتر تعلیمات پر عمل پیرا بھی ہیں۔ (۶) عزیز طلبہ! موجودہ ماحول میں بھی کسی غیر مسلم کے کسی بھی عقیدے پر حملہ نہ کریں، فقرے نہ کسیں، مذاق نہ اُڑائیں کیوں کہ کتابِ مبین میں اللہ تعالیٰ کی اس سلسلے میں رہنمائی یہ ہے کہ وہ پھر نادانی میں آپ کے دین کا مذاق اُڑائیں گے۔ (۷) عزیز طلبہ غیر مسلم طلبہ میں بھائی چارگی کو قائم رکھنے کے لیے خندہ پیشانی کے ساتھ اُن کی غلط فہمیوں کو دُور کرنا ضروری ہے۔ آپ اُن کے غلط فہمیوں پر مشتمل سوالات کی ایک فہرست تیار کیجئے۔ یہ مشکل ۲۰ رتا ۲۵ رسوالات ہیں جو غیر مسلم ہم سے برسہا برس تک کرتے آئے ہیں اُن کے جواب مثبت انداز میں پیش کرنے کا موقع نہ گنوائیں۔ (۸) عزیز طلبہ! آپ اسلام و دیگر مذاہب کی مشترکہ تعلیمات کا بھی مطالعہ کریں اور یہ کرنے کے لیے آپ کے انجینئرنگ یا میڈیسین کے کسی ایک مضمون کی تیاری کے لیے درکار وقت کا ایک چوتھائی حصہ ہی چاہئیے یا کسی گرما یا سرما کی چھٹیوں کے صرف ۱۵ر دِنوں میں آپ یہ بنیادی مشترک تعلیمات حاصل کر سکتے ہیں۔ (۹) عزیز طلبہ! اب بھی یہ ممکن ہے کہ اپنے کردار و عمل سے ہم غیروں کے دِلوں کو جیتیں کیوں کہ وہ ہماری کتابیں نہیں پڑھتے، صرف ہمارے کردار ہی کا مطالعہ اور معائنہ کرتے ہیں۔

ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید!

انوارالحق قاسمی
(ترجمان جمعیت علماء روتہٹ نیپال)

اس جہانِ فانی میں انسانی رشتوں میں سب سے عظیم المرتبت، رفیع الشان اور بلند تر رشتہ مادر و پدر (ماں باپ) کا ہے؛ کیوں کہ اس رشتے کے بغیر انسان کا خارجی وجود بھی ناممکن ہے۔ ایک انسان کے لیے ماں باپ کا رشتہ اس درجہ مرتفع ہونے کی ایک بڑی وجہ، ان کے احسانات کا اتم اور وافر ہونا ہے۔ ماں باپ کے احسانات چوں کہ اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ انھیں ایک جسمانی شکل اگر دیا جائے تو ان کی خاطر پھر ایک بڑی حویلی اور بڑے سے بڑا گھر بھی ناکافی ثابت ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کونین کے مالک حقیقی نے اپنی لازوال اور سید الکتب قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر انسانوں کو جہاں اپنی عبادت واطاعت کا حکم دیا ہے، وہیں انھیں جائز امور میں اپنے ماں باپ کی اطاعت و فرماں برداری اور حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔ ان کی رضا کو اپنی رضا قرار دیا ہے اور ان کی اطاعت کو جنت میں داخلے کا اور ان کی نافرمانی کو جہنم میں جانے کا ایک بڑا سبب قرار دیا ہے۔ الغرض ایک انسان کے لیے اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت بشمول والدین کی اطاعت کے جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے اور اللہ اور رسول اللہ کی نافرمانی، والدین کی نافرمانی و اطاعت کے ساتھ: یعنی بہر دو صورت جہنم میں دخول کا سبب ہے۔ اس لیے اگر کوئی جنت کا طلب گار ہے، تو پھر وہ اللہ کی، رسول اللہ کی، اور اپنے والدین کی اطاعت کو اپنے لیے ضروری قرار دے، ورنہ جہنم کی راہ تو جانے کے لیے بس کسی ایک کی مخالفت ہی کافی ہے۔ خالق کائنات نے اپنے بندوں کو اپنی عبادت کے حکم ساتھ والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: {وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا} [الإسراء: 23، 24]

ترجمہ: اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو، اور تم (اپنے) ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو، اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جاویں، سو ان کو کبھی (ہاں سے) ہوں بھی مت کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا، اور ان سے خوب اَدب سے بات کرنا، اور ان کے سامنے شفقت سے، انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائیں جیسا کہ انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا، پرورش کیا ہے۔ (از بیان القرآن)

باری تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں بندوں کو اپنی عبادت کے حکم کے ساتھ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دے کر یہ پیغام دیا ہے کہ جہاں تیرے وجود میں میرے احسانات بے شمار ہیں، وہیں تیرے خارجی وجود میں تیرے والدین کے احسانات بھی بہت ہیں؛ اس لیے میری اطاعت کے ساتھ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کو لازم پکڑو! اگر تم اپنی زندگی میں ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پاؤ، تو پھر ان کی خوب سے خوب قدر کرو اور ان کی عزت وعظمت کا ہر پل اور ہر لحظہ غایت درجہ خیال رکھو اور انھیں اف تک بھی کہنے کی ہرگز غلطی مت کرو۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان القرآن میں ’’اُف‘‘ کا ترجمہ ’’ہوں‘‘ سے کیا ہے کہ اگر ان کی کوئی بات ناگوار گزرے، تو ان کو جواب میں ’’ہوں‘‘ بھی مت کہو۔

حضرت علی-رضی اللہ عنہ-کا ارشاد ہے کہ: اگر والدین کی بے ادبی میں ’’اُف‘‘ سے بھی کوئی کم درجہ ہوتا تو اللہ-جلّ شانہ-اسے بھی حرام فرمادیتے۔ حضرت مجاہد- رحمۃ اللہ علیہ- فرماتے ہیں کہ: اگر والدین بوڑھے ہوجائیں اور تمہیں ان کا پیشاب بھی دھونا پڑ جائے تو بھی ’’اُف‘‘ مت کہنا، کیوں کہ وہ بچپن میں تمہارا پیشاب پاخانہ دھوتے رہے ہیں۔

’’قولِ کریم‘‘ کے بارے میں حضرت سعید بن مسیبؒ نے فرمایا: ’’قول العبد المذنب للسید اللفظ‘‘) خطا کار اور زر خرید غلام سخت مزاج اور ترش رو آقا سے جس طرح بات کرتا ہے، اسی طرح بات کرنا، یہ قول کریم ہے۔

ماں باپ کے سامنے ایسی روش بھی اختیار نہیں کرنی چاہیے کہ جس سے انھیں اپنی دلی رغبت پوری کرنے میں فرق آسکے اور جو چیزیں انھیں مرغوب ہوں، ان کی خدمت میں پیش کرنے میں کنجوسی نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان کے لیے خیر و برکت کی دعائیں بھی کرتے رہنا چاہیے۔

واضح رہے کہ ماں باپ کی اطاعت و فرماں برداری صرف جائز امور میں ہے، ناجائز میں ہرگز نہیں۔ سورۂ عنکبوت میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

’’وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا‘‘

’’ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور ساتھ یہ بھی بتا دیا ہے کہ اگر وہ تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو ایسی چیز کو میرے ساتھ شریک ٹھہرائے، جس کے معبود ہونے کی کوئی دلیل تیرے پاس نہ ہو تو اُن کا کہنا مت ماننا۔

حضرت حسن- رضی اللہ عنہ- سے کسی نے دریافت کیا کہ ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کس طرح کیا جائے؟ تو انہوں نے فرمایا: تو اُن پر اپنا مال خرچ کر، اور وہ تجھے جو حکم دیں اس کی تعمیل کر، ہاں! اگر گناہ کا حکم دیں تو مت مان۔ حضرت ابن عباس- رضی اللہ عنہما- نے فرمایا کہ: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک میں سے یہ بھی ہے کہ تم ان کے سامنے اپنے کپڑے بھی مت جھاڑو، کہیں کپڑوں کا غبار اور دھول اُن کو نہ لگ جائے۔

والدین سے آگے چلنا، مجلس میں ان سے پہلے بیٹھنا اور ان کا نام لے کر پکارنا، یہ سب ان کے ادب کے بالکل خلاف ہے، اس لیے اللہ کے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے- لوگوں متذکرہ افعال سے روکا ہے۔ حضرت عائشہ- رضی اللہ عنہا- سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ: ایک شخص رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ساتھ ایک بوڑھا آدمی بھی تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ: یہ بوڑھا کون ہے؟ اس شخص نے جواب میں کہا کہ: یہ میرا باپ ہے، آپ-علیہ السلام- نے فرمایا:

’’لا تمش أمامه، ولا تقعد قبله، ولا تدعه باسمه، ولا تستب له۔‘‘

’’اُن کے آگے مت چلنا، مجلس میں اُن سے پہلے مت بیٹھنا، ان کا نام لے کر مت پکارنا، ان کو گالی مت دینا۔‘‘

خدائے واحد نے جہاں اپنے بندوں کو اپنا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، وہیں انھیں والدین کا بھی شکر گزار رہنے کا حکم فرمایا ہے، سورۂ لقمان میں اللہ تعالیٰ کا عالی فرمان ہے: ’’أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ‘‘

’’میرا شکریہ ادا کرو اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو، میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔‘‘۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے رزق میں اضافے کے ساتھ عمر بھی دراز ہوتی ہے۔ اس لیے کوئی ہرگز یہ مت سمجھے کہ ہم ماں باپ سے مخالفت کر کے بڑے مال دار ہوجائیں گے۔ حضرت انس-رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں کہ: حضورِ اقدس- صلی اللہ علیہ وسلم- نے فرمایا:

’’من أحب أن يمد الله في عمره ويزيد في رزقه فليبر والديه، وليصل رحمه۔‘‘

’’جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ اس کی عمر دراز کردے اور رزق میں اضافہ فرمائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔‘‘ ایک حدیث میں حضور اقدس- صلی اللہ علیہ وسلم- نے فرمایا:

’’بروا آباء کم تبرکم أبناؤ کم۔‘‘

’’تم اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسنِ سلوک کرے گی۔‘‘

اور اللہ کے اپنی رضا مندی و ناراضگی کو، ماں باپ کی رضامندی و ناراضگی پر موقوف کرنے کا واضح مطلب یہی ہے کہ اللہ اپنے بندوں سے اسی وقت راضی ہوں گے، جب خود ان کے ماں باپ ان سے راضی ہوں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو- رضی اللہ عنہما- فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: ’’رضا اللہ مع رضا الوالدین و سخط اللہ مع سخط الوالدین۔‘‘ یعنی ’’اللہ کی رضا مندی والدین کی رضا مندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔‘‘

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے جنت کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور نافرمانی سے جنت کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس -رضی اللہ عنہما -فرماتے ہیں کہ: حضور اقدس- صلی اللہ علیہ وسلم- نے فرمایا:

’’من أصبح مطيعا في والديه أصبح له بابان مفتوحان من الجنة، وإن كان واحدا فواحدا، ومن أمسى عاصيا لله في والديه أصبح له بابان مفتوحان من النار، وإن كان واحدا فواحدا، قال الرجل: وإن ظلماه؟ قال: وإن ظلماه، وإن ظلماه، وإن ظلماه۔‘‘

یعنی جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کے حقوق کی ادائے گی کے بارے میں اللہ کا فرماں بردار رہا، تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو جنت کا ایک دروازہ کھلا رہتا ہے۔ اور جس نے اپنے والدین کے حقوق کی ادائے گی میں اللہ کی نافرمانی کی، اس کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق حسنِ سلوک نہ کیا تو اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھلے رہتے ہیں اور اگر والدین میں ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ بد سلوکی کرے تو جہنم کا ایک دروازہ کھلا رہتا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ: اے اللہ کے نبی! اگر چہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا: اگرچہ والدین نے ظلم کیا ہو۔

نمازوں کی پابندی سے اللہ کا شکر ادا ہوتا ہے اور ان میں والدین کے لیے دعائے خیر سے والدین کا شکریہ ادا ہوتا ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ-رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

’’من صلى الصلوات الخمس فقد شكر الله، ومن دعا للوالدين في أدبار الصلوات الخمس فقد شكر الوالدين۔‘‘

’’جس نے پانچ وقت کی نماز کی ادائیگی کا اہتمام کیا تو گویا اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور جس نے پانچ نمازوں کے بعد والدین کے لیے دعائے خیر کی تو گویا اس نے والدین کا شکر ادا کیا۔‘‘

یوں تو فی نفسہ گالی دینا ہی حرام ہے، تو بھلا ماں باپ کو بلا واسطہ (یعنی خود کی زبان سے ماں باپ ہی کو گالی دینا) یا بالواسطہ (یعنی دوسرں کی ماں اور باپ گالی دینا، جس کے ریکشن میں تمہارے ماں باپ کو گالی دیا جائے) گالی دینا کتنا بڑا حرام ہوگا، اس کا تخمینہ آپ بخوبی لگا سکتے ہیں۔ "عن عبد الله بن عمرو قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من الكبائر شتم الرجل والديه. قالوا: يارسول الله وهل يشتم الرجل والديه. قال: نعم، يسب أبا الرجل فيسب أباه ويسب أمه فيسب أمه. متفق عليه".(مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب البر والصلة، الفصل الاول، ص: 419، ط: قديمي)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں (کبھی کبھار تو حقیقت میں بھی کوئی جاہل شخص اپنے ماں باپ کو گالی بک دیتا ہے، اور یہ تو اکثر ہوتا ہے کہ لوگ اپنے ماں باپ کو اگرچہ حقیقۃً خود گالی نہیں دیتے مگر ان کو گالی دینے کا سبب ضرور بنتے ہیں اور وہ اس طرح کہ) اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، اور اگر کوئی شخص کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (مظاہر حق، ج:4، صفحہ:468، ط: دار الاشاعت)

یہ ایک حقیقت ہے انسان کو اپنے ماں باپ کی خدمت کے بغیر جنت نہیں مل سکتی ہے اس لیے بھی انسان کے لیے اپنے ماں باپ کی خدمت پر خاصی توجہ دینی چاہیے۔ "عن أبي أمامة، أنّ رجلا قال: يا رسول الله، ما حق الوالدين على ولدهما؟ قال: »هما جنتك ونارك«" (مشكاة المصابيح، باب البر والصلة، ج: 2، ص: 421، ط: قديمي)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ- رضی اللہ عنہ- کہتے ہیں کہ: ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ماں باپ تمہارے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ (مظاہر حق، ج:4، صفحہ: 485، ط: دار الاشاعت) ماں باپ کی خدمت و اطاعت اور حسن سلوک پر شریعت کی غایت درجہ تاکید اور شدت کے باوجود اگر کوئی شخص اپنے خارجی وجود کے محرکین کے ساتھ ناروا سلوک کرتا ہے، تو اس سے بھی بڑا کوئی ملعون و مردود اور قابلِ مذمت شخص ہوسکتا ہے؟؟ میں تو کہتا ہوں کہ: جس معاشرے اور سوسائٹی میں لوگوں کو خبر ہو کہ فلاں شخص اپنے والدین یا کسی ایک کا گستاخ اور نافرمان ہے، تو پھر اس سے ہر شخص ہی اپنا سماجی، معاشرتی رشتہ منقطع کرلے اور ان سے گفتگو، بات چیت اور لین دین تک بند کرلے، اور حکومت بھی ایسوں کو اپنی ہر طرح کی مراعات سے محروم کردے، تب جا کر سماج اور معاشرہ میں والدین کی قدر ومنزلت دو چند ہوگی۔

آئیٹا کیلنڈر اور ڈائری 2025 منظر عام پر

اسلام جمخانہ ممبئی میں منعقدہ پروقار تقریب میں کیلنڈر اور ڈے ڈائری کا معززین کے ہاتھوں اجراء

ممبئی : 16 دسمبر (محمد نعیم شیخ) اساتذہ کی ملک گیر رجسٹرڈ تنظیم آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن المعروف (آئیٹا) مہاراشٹر کی جانب سے شائع کردہ "آئیٹا کیلنڈر اور ڈے ڈائری 2025 منظر عام پر آچکے ہیں۔ کیلنڈر، ڈائری اور آئیٹا کی چار سالہ میقاتی سرگرمیوں پر مبنی ویڈیو کلپ کا اجراء اسلام جمخانہ ممبئی میں منعقدہ ایک پروقار تقریب میں ڈاکٹر عبدالقدیر (چیئرمین شاہین گروپ آف انسٹیوشنس کرناٹک) اور دیگر معزز مہمانان گرامی نیز شہر عروس البلاد کی مشہور ومعروف شخصیات کے دست مبارک سے عمل میں آیا۔ اس عظیم الشان جلسہ کا آغاز انصاری تنویر احمد (صدر آئیٹا پالگھر) نے تلاوتِ قرآن پاک سے کیا۔ بعدازاں معزز مہمانان کا استقبال کیا گیا۔ افتتاحی کلمات محمد عتیق شیخ (سیکرٹری آئیٹا مہاراشٹر) نے پیش کیے جبکہ کیلنڈر اور ڈائری کے اشاعتی مراحل پر سید شریف (صدر آئیٹا مہاراشٹر) نے تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس موقع پر ڈاکٹر مقصود خان (سابقہ چیف ایگزیکٹو آفیسر حج کمیٹی، سابقہ رجسٹرار ممبئی یونیورسٹی)، ڈاکٹر عبداللہ امتیاز (ایچ او ڈی اردو ڈپارٹمنٹ ممبئی یونیورسٹی، ممبر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی)، ضیاء الرحمن انصاری پرنسپل (رئیس اردو ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج بھیونڈی) حامد اقبال صدیقی (کویز ٹائم ممبئی)، سرفراز آرزو (مدیر روزنامہ ہندوستان ممبئی)، شکیل رشید (مدیر اُردو نیوز ممبئی)، خالد خان (مینیجنگ ڈائریکٹر سنٹ جارس اردو ہائی سکول اینڈ جونیئر کالج میرا روڈ)، مرزا نثار بیگ (سابقہ ایجوکیشن افیسر بی ایم سی)، اقبال شیخ (بی او بی ایم سی)، عامر ادریسی (پریسیڈنٹ اے ایم پی)، عامر انصاری (کاوش پرنسپل مدنی ہائی اسکول)، شیخ ہمایوں (جماعت اسلامی ہند ممبئی)، مختار شاہ (ڈپٹی ایجوکیشن افیسر بی ایم سی)، اخلاق شیخ (کاوش، ممبئی) فاروق سید (گل بوٹے ممبئی)، سید اسماعیل گوہر (ریجنل سیکرٹری آئیٹا) شریف خان پٹھان (ریجنل سیکرٹری آئیٹا)، خالد بن فتح (ریجنل سیکرٹری آئیٹا)، نواب علی خان (آفس سیکرٹری آئیٹا) محمد نعیم شیخ (صحافی)، ایوب عثمانی (پرنسپل فاروق ہائی اسکول)، مسعود حسین (ضلع سیکرٹری آئیٹا آکولہ) واضح رہے کہ آئیٹا کیلنڈر کی اشاعت کا یہ چوتھا سال ہے۔ الحمدللہ ہر سال آئیٹا کیلنڈر کو اللہ پاک نے بے انتہا مقبولیت عطاء کی اور اب اسی کی مدد اور توفیق سے 2025 کا بھی کیلنڈر منظر عام پر آچکا ہے۔ اس دیدہ زیب کیلنڈر کی 15000 کاپیاں پرنٹ کی گئی ہیں۔ جس میں ملک عزیز بھارت کی آزادی میں نمایاں کردار ادا کرنے والے مجاہدینِ آزادی کی مختصر معلومات اور اساتذہ کو اپنی ذمہ داری کا احساس دلانے نیز اپنے فرائض منصبی کو بحسن وخوبی انجام دینے پر آمادہ کرنے والے ماہرینِ تعلیم اور مفکرین کے اقوال کے علاوہ آئیٹا کے اغراض ومقاصد اور طریقۂ کار بھی شامل ہیں۔ آئیٹا کیلنڈر اور ڈائری کی کامیاب اشاعت نیز دیگر سرگرمیوں پر ڈاکٹر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالقدیر نے آئیٹا مہاراشٹر کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتے دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ "ہمیں ملت کے روشن مستقبل کی آئیٹا سے امید ہے۔ اور انشاءاللہ آئیٹا ملت کے نونہالوں کے مستقبل کو سنوارنے میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔ ٹیوشن کی وبا کو موصوف نے لعنت قرار دیتے ہوئے تمام اسکولوں کو ٹیوشن فری ہونے کا درس دیا۔ حقوق العباد اور امداد باہمی کے عمل کا فائدہ بتاتے ہوئے آپ نے ہر محلہ کو بھکاری مکت بنانے پر زور دیا۔ مساجد کو فرصت کے اوقات میں اسٹڈی سینٹر بنانے پر زور دیتے ہوئے آپ نے مساجد کو کمیونیٹی سینٹر بنانے نیز ہر محلہ میں لائبریری کے قیام پر بھی آپ نے خصوصیت سے توجہ دلائی اور مطالعہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے وقت کی سب سے اہم ضرورت تعلیم کے فروغ کے مدنظر پسماندہ طبقات کو آگے بڑھانے پر ڈراپ آؤٹ کی شرح کم کرنے سے متعلق شاہین اکیڈمی کے ذریعہ مفت تعلیم دینے کے سلسلے میں کی جارہی کوششوں پر رہنمائی پر روشنی الی۔ موصوف نے پرجوش انداز میں کہا کہ "نسل کو بچاؤ کیونکہ نسل ہی اصل ہے۔" اسی طرح اس موقع پر دیگر مہمانان نے بھی اپنے تاثرات پیش کئے۔ عبداللہ امتیاز صاحب نے اساتذہ کو متحرک وفعال بننے کا مشورہ دیا اور حکومت سے حاصل ہونے والے فنڈ کو استعمال کرنے کا طریقہ بتایا۔ ضیاء الرحمان انصاری نے محبتوں کی زبان سے ہونے والے فوائد بتائے اور حامد اقبال صدیقی نے اس پیشہ کی عظمت بیان کی۔ آئیٹا کیلنڈر اور ڈائری 2025 کی تیاری میں حسب سابقہ بشمول تمام آئیٹا کیڈر کے محمد اقبال پاشاہ (میڈیا کنوینر آئیٹا مہاراشٹر) کی خصوصی محنت شامل رہی۔ اس لیے ان کا صدر جلسہ ڈاکٹر عبدالقدیر کے ہاتھوں شال اور ٹرافی دے کر خصوصی استقبال کیا گیا۔ اور اسی طرح صحافی محمد نعیم شیخ کو بھی اس موقع پر شال اور ٹرافی دیکھ کر استقبال کیا گیا۔ اس پروگرام کی کے نظامت کے فرائض محمد اقبال پاشاہ نے بحسن خوبی انجام دیے جبکہ شکریہ کلمات محترم عتیق شیخ نے پیش کئے۔ بعت پروگرام کے تمام مہمانان اور شرکاء کے لیے عشائیہ کا نظم کیا گیا تھا۔ پروگرام کی کامیابی کے لیے خان الیاس داؤد (صدر ممبئی آئیٹا) انصاری تنویر احمد (صدر آئیٹا پالگھر) انصاری نعیم احمد (ضلع سیکرٹری آئیٹا پال گھر)، اسلم شاہ (ضلع سیکرٹری آئیٹا تھانہ)، پروفیسر وسیم سلیم، خلیل شاہ، اکرم خان، زیب النساء مس و دیگر احباب نے انتھک کوششیں کیں۔

الحمد ہائی اسکول میں سالانہ کھیل کود مقابلے کے افتتاحی تقریب کا انعقاد

بھیونڈی: 16 دسمبر (شارف انصاری):- تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی دلچسپی لینا ضروری ہے، جو طلبہ تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں مہارت رکھتے ہیں، وہ کھیلوں میں بھی قابل ستائش کریئر بنا سکتے ہیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار معروف معالج ڈاکٹر ابوطالب انصاری نے الحمد ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج گراؤنڈ میں ریڈ، گرین، یلو اور بلیو ہاؤس کے درمیان تین روزہ سالانہ کھیلوں کے مقابلے کی افتتاحی تقریب کے موقع پر کیا۔ افتتاحی تقریب کا انعقاد الحمد ایجوکیشن سوسائٹی کے نائب صدر پروفیسر مشتاق احمد بیگ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سابق کارپوریٹر حاجی نعمان خان، ڈاکٹر ابوطالب انصاری اور سابق کارپوریٹر وسیم انصاری نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر الحمد ایجوکیشن سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ریاض الدین خان، جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر نیاز اعظمی، الحمد ہائی اسکول کے چیئرمین عبدالعزیز انصاری، خان قیام الدین نے تقریب کو رونق بخشی۔ الحمد ہائی اسکول وجونیئر کالج اور الحمد پرائمری اسکول (اردو اور انگلش میڈیم) کے طلباء نے اپنے اسپورٹس انچارجز مومن انیسہ، غفار خان اور اخلاق انصاری کی رہنمائی میں مارچ پاس کے ذریعے مہمانوں کو سلامی پیش کی۔ اس کے بعد طلبہ نے اہرام، لیزیم، سلو موشن کبڈّی، گولڈن گرلز، فائر ایونٹ، ٹگ آف وار اور پرائمری سیکشن کے طلبہ کی جانب سے مختلف پروگراموں کو قابل ستائش انداز میں پیش کیا گیا جسے حاضرین نے خوب سراہا۔ تمام مہمانان نے اپنے خطاب میں طلبہ کی کارکردگی کو سراہا اور مبارکباد پیش کی۔ حاجی نعمان خان نے تمام طلبہ کو کھیل کود کو نظم وضبط اور ایمانداری سے کھیلنے اور ملک سے محبت کی حلف دلائی۔ کھیلوں کے مقابلوں کا آغاز مہمانوں نے مشعل روشن کر کے کیا۔ ہیڈ مسٹریس خان شبنم ریاض الدین نے تمام مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مہمانوں کا استقبال اور نظامت کا فریضہ مومن محمد سر نے انجام دیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں تمام اسٹاف کا تعاون شامل رہا۔ تقریب کا اختتام قومی ترانے کے ساتھ ہوا۔

فرانسیسی سروے نے تائیوان کے لیے زبردست حمایت ظاہر کی

تائی پے۔ 16 دسمبر۔ ایم این این۔ فرانسیسی جواب دہندگان کی اکثریت کا خیال ہے کہ تائیوان کے مستقبل کا فیصلہ اس کے عوام کو کرنا چاہئے۔ ڈیکارٹس فاؤنڈیشن اور انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانسڈ اسٹڈیز ان نیشنل ڈیفنس کے ذریعہ کئے گئے ایک سالانہ سروے کے مطابق جزیرہ نما ملک کے حوالے سے چین کے مسلسل دعووں اور دھمکیوں کے باوجود نتائج تائیوان کی جمہوری اقدار کے لیے مضبوط حمایت کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ سروے، عالمی تنازعات کے بارے میں عوامی تاثرات پر 103 صفحات پر مشتمل رپورٹ کا حصہ ہے جو بین الاقوامی مسائل پر فرانسیسی عوام کے موقف کے بارے میں قابل قدر بصیرت فراہم کرتا ہے۔ اگست میں کیے گئے اس سروے میں 4,000 فرانسیسی شرکاء شامل تھے جن سے چار بڑے جغرافیائی سیاسی تنازعات کے بارے میں ان کے خیالات کے بارے میں پوچھا گیا تھا: روس-یوکرین جنگ، اسرائیل-حماس تنازع، فرانس اور مالی کے درمیان کشیدگی، اور آبنائے تائیوان میں بڑھتی ہوئی دشمنی۔ ڈیس کارٹس فاؤنڈیشنکے ریسرچ ڈائریکٹر اور مطالعہ کے سربراہ نے کہا کہ رپورٹ میں غیر ملکی معلومات میں ہیرا پھیری اور مداخلت کے اثرات کا پتہ لگایا گیا ہے، خاص طور پر بین الاقوامی تنازعات میں جارحیت کرنے والے اپنے اعمال کو معقول بنانے کے لیے بیانیے کو کس طرح تشکیل دیتے ہیں۔ تائیوان آبنائے کے مسئلے کے لیے، جواب دہندگان کو بیانات پیش کیے گئے جو چینی اور تائیوان دونوں کے نقطہ نظر کی عکاسی کرتے ہیں۔ چین کی طرف سے، سروے میں تین بیانات کا حوالہ دیا گیا: "تائیوان حکومت کی حمایت کرکے، امریکہ اور دیگر مغربی طاقتیں غیر قانونی طور پر چین کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتی ہیں؛ تائیوان تاریخی طور پر چین سے تعلق رکھتا ہے اور چین کی سرزمین کا حصہ ہے؛ اور "تائیوان کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق صرف چینی حکومت کو ہے۔ نتائج نے فرانسیسی جواب دہندگان میں ان خیالات کے لئے محدود حمایت کا انکشاف کیا۔ صرف 28.4 فیصد نے پہلے بیان سے کسی حد تک اتفاق کیا، جبکہ 46.7 فیصد نے اختلاف کیا۔ اسی طرح 20.3 فیصد نے دوسرے بیان سے اتفاق کیا اور 48.4 فیصد نے اختلاف کیا۔ تیسرے بیان میں سب سے کم معاہدہ دیکھا گیا، جس میں صرف 11 فیصد نے حمایت کا اظہار کیا، جبکہ 72.2 فیصد نے اسے یکسر مسترد کر دیا۔

پاکستان میں پولیو کے معاملوں کی تعداد 63 ہوگئی

اسلام آباد۔ 16 دسمبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں پولیو کے کیسز میں اضافے کا سامنا ہے، آٹھ اضلاع- ڈیرہ اسماعیل خان، چارسدہ، راولپنڈی، قمبر، جامشورو، قلعہ سیف اللہ، بارکھان، اور مستونگ میں 63 تصدیق شدہ کیسز رپورٹ ہوئے ہیں- جس کی شناخت نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ (NIH) نے کی ہے۔ سیوریج کے نمونوں کے ذریعے وائلڈ پولیو وائرس ٹائپ 1 (WPV1) کے لیے مثبت جانچ کی گئی۔ بلوچستان میں سب سے زیادہ (26) کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، اس کے بعد خیبر پختونخوا (18) اور سندھ (17) ہیں، جبکہ پنجاب اور اسلام آباد میں ایک ایک کیس رپورٹ ہوا ہے۔ اس خطرناک اضافے نے ممکنہ وسیع پیمانے پر پھیلنے کے خدشات کو جنم دیا ہے، خاص طور پر بچوں کو متاثر کرنا۔ اس کے جواب میں، خیبر پختونخوا بنوں میں سات روزہ دفعہ 144 کا حکم نافذ کر رہا ہے، 16 دسمبر سے شروع ہونے والی انسداد پولیو مہم میں سہولت فراہم کرنے کے لیے آتشیں اسلحہ لے جانے اور ڈبل سواری جیسی سرگرمیوں کو محدود کر رہا ہے، جس کا مقصد ویکسینیشن سے انکار اور مقامی لوگوں کے تعاون کی کمی جیسے چیلنجوں سے نمٹنا ہے۔

بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ

غیر مجاز تعمیرات کے خلاف انہدامی کارروائی

بھیونڈی: 16 دسمبر (شارف انصاری):- بھیونڈی نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن کمشنر اور ایڈمنسٹریٹر اجے ویدیا، ایڈیشنل کمشنر وٹھل ڈاکے اور افسر روہیداس ڈورکولکر کی ہدایات کے مطابق، موجے نوین کنیری نمبر۔ A/30 موجودہ عمارت نمبر 604/2 شاستری نگر کمپلیکس کی چوتھی منزل پر 5ویں منزل کی سلیب بنانے والے محمد شفیق احمد خان کے خلاف غیر مجاز تعمیرات کے حوالے سے قانونی کارروائی مکمل کرتے ہوئے مذکورہ غیر مجاز تعمیرات کے خلاف انہدام کی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں متعلقہ تھانے کو خط ارسال کر دیا گیا ہے۔ جس کے بعد، 12/12/2024 کو، بھیونڈی سٹی پولیس اسٹیشن سے پولیس تحفظ میں، پربھاگ سمیتی نمبر۔ 3، اسسٹنٹ کمشنر سریندر بھویر کی رہنمائی میں، بیٹ انسپکٹر سورج گائیکواڑ، نارائن پاٹل، اندرپال جادھو، جیش جادھو، گنیش پوار نے محکمہ تجاوزات کے عملے کی مدد سے پولس انتظامات کے تحت۔ 604/2 شاستری نگر کی 5ویں منزل کی سلیب کی تعمیر کو منہدم کرنے کا کام انجام دیا گیا ہے۔

آئیٹا مہاراشٹر نے توصیفی مومیٹو دیکر صحافی محمد نعیم شیخ کا کیا والہانہ استقبال

ممبئی: 16 دسمبر (شیخ ابوذر) بروز سنیچر بتاریخ 14 دسمبر 2024 کی شام آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس ایسوسی ایشن مہاراشٹر (آئیٹا) کی جانب سے اسلام جمخانہ ممبئی میں منعقدہ پروقار تقریب میں کیلنڈر اور ڈے ڈائری کا اجراء عمل میں آیا۔ جس میں مقامی اور بیرونی ریاست سے شامل خصوصی مہمانان کا پرجوش اسقبال کیا گیا۔ اس موقع پر صحافی محمد نعیم شیخ کا بھی آئیٹا کی جانب سے بے لوث اور گراں قدر خدمات پر ڈاکٹر عبدالقدیر خان چیئرمین شاہین اکیڈمی (بیدر) اور سید اسمٰعیل جوائنٹ سیکرٹری AIITA کے دست مبارک شال اور توصیفی مومینٹو دیکر زبردست استقبال کیا گیا۔ اس قدر وقیمت وسرفرازی اور اعزاز پر محمد نعیم شیخ کو دوست احباب اور عزیز واقارب اور متعلقین کی جانب سے مبارکباد پیش کی جارہی ہیں۔ (تصویر: محمد جنید شیخ)

کانگریس کے ایک سالہ دورِ اقتدار میں اقلیتی طبقہ مکمل طور پر نظرانداز: سید متین احمد

آئمہ وموذنین وظیفہ کیلئے پریشان، ریاست کے مختلف علاقوں میں فرقہ وارانہ فسادات

حیدرآباد: 16 دسمبر (پریس نوٹ) حال ہی میں تلنگانہ کانگریس پارٹی نے اپنے ایک سالہ دور کا جشن منایا ہے لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس ایک سالہ دور میں اقلیتی طبقہ کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ انتخابات کے دوران کئے گئے وعدوں کو بھی بھلا دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے بڑی محنت سے کانگریس نے یہاں حکومت قائم کی ہے جس کیلئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ان خیالات کا اظہار تلنگانہ تلگودیشم اقلیتی قائد سید متین احمد نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اب تک مائناریٹی ڈکلریشن پر عمل نہیں کیا گیا ہے۔ ہمیشہ کی طرح آئمہ وموذنین کو وظیفوں کی اجرائی کیلئے پریشان کیا جارہا ہے۔ وقف بورڈ سے منظوری کے بعد روانہ کردہ بلز کو حکومت کا فینانس ڈپارٹمنٹ کلیئر نہیں کررہا ہے جبکہ دوسرے طبقہ کے عوام کے بلز کو گرین چینل کے ذریعہ تمام چیزیں فراہم کی جارہی ہیں۔ حکومت کے پاس جشن منانے کیلئے بڑی رقم ہے لیکن آئمہ وموذنین کی چھوٹی سی رقم فینانس ڈپارٹمنٹ جاری نہیں کررہا ہے۔ وزیر فینانس بھٹی وکرما سے انہوں نے اپیل کی کہ وہ فوری آئمہ وموذنین کے وظیفے جاری کریں۔ سید متین احمد نے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی سے اس بات کی وضاحت کرنے کا مطالبہ کیا کہ اقلیتی عوام کیلئے ایک سال کے دوران کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ کیوں اب تک ایک مسلم قائد کو وزیر نہیں بنایا گیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تلنگانہ کے مختلف اضلاع میں وقفہ وقفہ سے فرقہ وارانہ فسادات ہورہے ہیں۔ جس میں سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کا ہوا ہے۔ عبادتگاہوں کونشانہ بنایا گیا اور کئی غریبوں کے گھروں کو جلادیا گیا۔ متاثرین کی حکومت کی جانب سے اب تک کوئی مدد نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی ان میں ملوث خاطیوں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ انہوں نے کانگریس کے اقلیتی قائدین پر زور دیا کہ وہ وزیر اعلیٰ سے فوری اس سلسلہ میں نمائندگی کریں۔ سابق بی آر ایس حکومت کے دس سالہ دور اقتدار میں ایک بھی فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا پھر کیوں کانگریس کے دور میں یہ سب ہورہا ہے۔ بار بار وزیر اعلیٰ یہ کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں نے ایک بھی مسلم ایم ایل اے کو منتخب نہیں کیا ہے لیکن وہ یہ بات بھول رہے ہیں کہ کانگریس کو جو سیٹیں حاصل ہوئی ہیں اس میں مسلمانوں کا بھرپور رول رہا ہے۔ انہوں نے حکومت کے مشیر محمد علی شبیر سے مطالبہ کیا کہ وہ آئمہ وموذنین کے وظیفوں کی باقاعدگی سے اجرائی کیلئے حکومت سے بھرپور نمائندگی کریں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں آندھراپردیش میں قائم تلگودیشم حکومت اقلیتوں کی فلاح وبہبود کیلئے کئی اقدامات کررہی ہے جبکہ وہ این ڈی اے کی حلیف ہے وہیں دوسری طرف کانگریس حکومت جو سیکولر پارٹی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے لیکن وہ اقلیتوں کیلئے یہاں کچھ نہیں کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس مسلمانوں کے مسائل کو مسلسل نظرانداز کرے گی تو اس کا نقصان اس کو آنے والے انتخابات میں ضرور ہوگا۔

دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کے زیر انتظام جاری مکاتب دینیہ کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ کے لئے ریاستی وفد کا علاقہ ودربھ کا دورہ

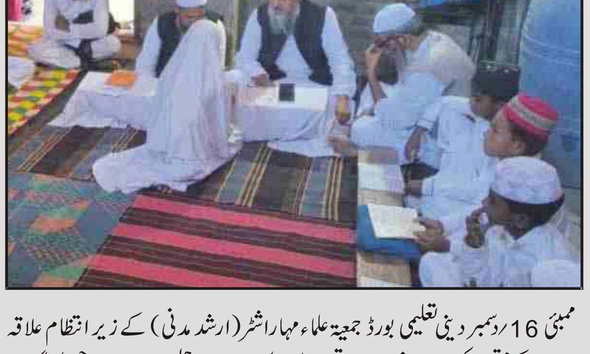

ممبئی 16 دسمبر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کے زیر انتظام علاقہ ودربھ کے مختلف کوردہ وناخواندہ علاقوں میں مکاتب دینیہ چل رہے ہیں، جن کا گاہے گاہے دینی تعلیمی بورڈ کی طرف سے تعلیمی وتربیتی جائزہ لیا جاتا رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں بہ حکم صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر حضرت مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی ریاستی جمعیۃ کا ایک وفد مولانا عبدالقیوم قاسمی نازش، ناظم دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (کاجو پاڑہ کرلا ممبئی) کی معیت میں علاقہ ودربھ پہونچا اور وہاں سالوں سے چل رہے مکاتب کی تعلیمی کارکردگی نیز کن کن مقامات پر مکاتب دینیہ کی اشد ضرورت ہے اور مقامی افراد اپنی معاشی کمزوری کے سبب اس کا بار برداشت نہیں کر سکتے اس کا جائزہ لیا۔ وفد میں مولانا عبدالقیوم قاسمی نازش (ناظم دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) مولانا اشتیاق احمد قاسمی (خازن جمعیۃ علماء مہاراشٹر) اور مولانا محمد سرور قاسمی (خازن جمعیۃ علماء شمال مشرقی زون) مولانا عظیم الدین ندوی (صدر جمعیۃ علماء ضلع آکولہ) اور مفتی محمد انیس الدین اشرفی پاتورڈوی (صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈھانہ) ودیگر احباب دیکھے جاسکتے ہیں۔ زیر نظر تصاویر امراپلاٹ، پوپٹ کھیڑا، شیوپورا اور شاہ پور ضلع آکولہ کے مکاتب کی ہیں۔

پاکستان میں گیس کی فراہمی کے مسائل بڑے پیمانے پر رکاوٹوں کا باعث

کراچی۔ 16 دسمبر۔ ایم این این۔ کراچی کے متعدد محلوں بشمول گلشن اقبال، نارتھ کراچی اور منظور کالونی کے رہائشیوں کو گیس کی سپلائی میں غیر متوقع کمی کا سامنا کرنا پڑا، کچھ علاقوں کو سوئی سدرن گیس کمپنی (سوئی سدرن گیس کمپنی) کی طرف سے اعلان کردہ کٹ آف وقت سے زیادہ، مکمل طور پر معطل ہونے کا سامنا کرنا پڑا۔ صورت حال سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز لمیٹڈ (SNGPL) کی طرف سے لاگو کیے گئے ایک نظرثانی شدہ گیس سپلائی پلان کی وجہ سے خراب ہوئی ہے، جس میں روزانہ تین ادوار تک گیس کی رسائی کو محدود کیا جاتا ہے، اور حیدرآباد میں گیس کی بڑھتی ہوئی قلت، جہاں کے رہائشیوں کو کم پریشر اور غیر طے شدہ بندش کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے روزمرہ کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔ خاص طور پر خواتین کو متاثر کرتی ہے۔ گیس کی یہ جاری عدم استحکام، جس کی عدم فراہمی اور کم پریشر کی وجہ سے نشان لگا دیا گیا ہے، مہینوں سے برقرار ہے، جس نے رہائشیوں کو کھانا پکانے کے متبادل طریقوں جیسے ایل پی جی سلنڈر کا سہارا لینے پر اکسایا، جب کہ سیاسی رہنماؤں نے ابھی تک اس مسئلے کا موثر حل فراہم نہیں کیا ہے۔

کوکنی نسبت اینڈ میرج بیورو کے زیر اہتمام 9 شاندار نکاح!

کوکنی نسبت اینڈ میریج بیورو نے سرپرست بن کر دلہنوں کو کیا رخصت!

بھیونڈی : 16 دسمبر (رپورٹ : محمد حسین ساحل) کوکنی نسبت اینڈ میرج بیورو نے بوبیرے ہال، بھیونڈی میں 15 دسمبر 2024 کو اجتماعی شادی کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ نکاح سے قبل عرفان ابرڈی نے اجتماعی شادی کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ نکاح کروا کر سماج کی حرام کاموں سے روک تھام کرنا ہے اور انھیں حلال کاموں پر آمادہ کرنا۔ ڈاکٹر یحییٰ قاضی نے اپنی پُرجوش اور پُرمغز تقریر میں کہا کہ دلہے اور اس کے گھر والوں نے دلہن سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے کہ دلہن اپنے اہل واعیال کو چھوڑ کر دُلہے کے گھر آتی ہے، انھوں شرعی نقطہ نظر سے بھی واضح کیا کہ دلہن یا بہو پر اپنے شوہر کی خدمت کرنے کا حکم ہے نہ کہ شوہر کے گھر والوں کا۔ قاضی صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا نکاح آدم علیہ السلام اور بنت حوّا کا جنت الفردوس میں کیا تھا۔ قاضی صاحب نے دلہا دلہن کو بھرپور دعاؤں سے نوازا اور اجتماعی شادی کے تمام منتظمین کو بھی دعاؤں سے نوازا۔ کمیٹی نے دلہنوں کے ساتھ جہیز کا تمام ضروری سامان بھی دیا جیسے پلنگ، الماری، کیچن کا سامان، دلہن کے شادی کا جوڑا اور دلہن کا بناؤ سنگھار کے لیے شہر کی مشہور ومعروف بیوٹیشین کی خدمات طلب کی گئی تھیں۔ شادی میں خواتین سیکشن میں افشاں برڈی، وحیدہ آپا اور نسرین سید نے مہمانان کا استقبال کیا اور ان کی مہمان نوازی بھی کی۔ یہ تینوں خواتین پروگرام کے آخر تک موجود تھیں۔ بیوٹیشین کی فراخ دلی بھی اس وقت سامنے آئی جب انھوں نے اجتماعی شادی کی دلہنوں کو سجانے کا معاوضہ لینے سے انکار کیا۔ کوکنی نسبت اینڈ میرج بیورو نے تینوں بیوٹیشین کو سرٹیفکیٹ دے کر ان کی خدمات کا اعتراف کیا۔ یونیورسل ڈیکوریٹر کے مالک رضوان فرید نے بھی شادی کے ہال اور کرسیوں کا کوئی بھی معاوضہ نہیں۔ بیورو نے رضوان فرید کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس کے علاوہ دلہن اور دلہے کے رشتہ داروں کے طعام کا انتظام بھی کیا گیا اور دلہے دلہن کو ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا گیا۔ وہ سماں بھی دیکھنے جیسا تھا جب دلہن ہاتھ میں قرآن تھامے عرفان برڈی کی خدمت میں سلام پیش کرکے رخصتی لے رہی تھی۔ کوکنی نسبت اینڈ میرج بیورو ایک سرپرست کی طرح اپنی بیٹیوں کو رخصت کررہا تھا اور عرفان برڈی کی آنکھوں سے اشک جاری تھے جو ہر دُلہن کو اپنی زندگی خوش وخرم گزارنے کی ہدایت بھی دے رہے تھے۔ ڈاکٹر یحییٰ قاضی نے اپنی تقریر میں کہا کہ "سسرال والے اپنی بہو کے ساتھ اپنی بیٹی جیسا سلوک کریں کیونکہ یہ دلہن اپنا پورا گھر اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر آپ کے گھر آئی ہے۔" دلہا دلہن کے رشتے داروں سے اپنے نکاح کو رجسٹر کروانے کی بھی تاکید کی گئی۔ کوکنی نسبت اینڈ میرج بیورو کے بیشتر ممبران نے شرکت کی اور نکاح کی تقریب کو ہر لحاظ سے کامیاب بنایا۔ اجتماعی شادی میں عرفان برڈی، ڈاکٹر یحییٰ قاضی، ڈاکٹر راشد سید، ملتزم برڈی، محمد حسین ساحل، شارق تاسے اور سمیر بوبڑے بھی شریک تھے۔ اس پروگرام میں پریس رپورٹرس بھی موجود تھے۔

نیتا امبانی نے کملینی، نادین ڈی کلرک، سنسکرت گپتا اور اکشیتا مہیشوری کا ممبئی انڈینز میں خیر مقدم کیا

ممبئی، 16 دسمبر، 2024۔ ممبئی انڈینز کی مالک نیتا ایم امبانی نے ڈبلیو پی ایل۔ 2025 کے لیے ممبئی انڈینز کی نئی خواتین ٹیم بننے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اتوار کو بنگلورو میں نیلامی کے بعد، نیتا امبانی نے کہا، "ہم سب آج جو ٹیم بنائی ہے اس سے بہت خوش اور مطمئن ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ کملینی، نادین ڈی کلرک، سنسکرت گپتا اور اکشیتا مہیشوری ممبئی انڈینز فیملی کا حصہ بنیں۔ ممبئی انڈینز میں جن چارنئ کھلاڑیوں کو شامل کیا گیا ہے ان میں تمل ناڈو سے تعلق رکھنے والی 16 سالہ کملینی نے انڈر 19 ایشیا کپ میں پاکستان کے خلاف بھارت کی نمائندگی کی ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی افریقہ کے آل راؤنڈر نادین ڈی کلرک، مدھیہ پردیش کی آل راؤنڈر سنسکرت گپتا اور راجستھان کی فاسٹ بولر اکشیتا مہیشوری شامل ہیں۔ نیتا امبانی نے ایک پیغام میں چارنئ کھلاڑیوں کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا، "ہم آپ کو ممبئی انڈینز فیملی میں دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ ممبئی انڈینز نے ہمیشہ نوجوان ٹیلنٹ کو دریافت کرنے اور ان کی نشوونما کرنے کی کوشش کی ہے۔ پچھلے سال، ہم نے سجن کو نیلامی میں بنایا تھا۔ یہ دیکھنا حیرت انگیز ہے۔ وہ ٹیم انڈیا کے لیے کھیل رہی ہے۔ ممبئی انڈینس بھی جی کملینی کو ٹیم میں شامل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ ممبئی انڈینز اسکواڈ میں کملینی کی شمولیت پر تبصرہ کرتے ہوئے، محترمہ امبانی نے کہا، "ہم اس سال 16 سالہ کملینی کو بورڈ میں شامل کرنے پر بہت پرجوش ہیں۔ ہم کچھ عرصے سے ان کے کھیل کو فالو کر رہے ہیں اور وہ ایک بہت ہی دلچسپ نئی ٹیلنٹ ہے۔"

بیڑ میں سرپنچ کے قتل کا معاملہ: تحقیقات میں AI ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے گا: وزیر اعلیٰ فڑنویس

ناگپور، 16 دسمبر۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے پیر (16 دسمبر) کو اپوزیشن کو یقین دلایا کہ بیڑ میں ایک سرپنچ کے قتل میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی اور کہا کہ کیس سی آئی ڈی کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ قانون ساز کونسل میں اپوزیشن لیڈر امباداس دانوے نے قاعدہ 289 کے تحت قتل کا معاملہ اٹھایا۔ بیڑ میں ماساجوگ گاؤں کے سرپنچ سنتوش دیشمکھ کو 9 دسمبر کو اغوا کر کے قتل کر دیا گیا تھا۔ دانوے نے اس معاملے میں تین مفرور ملزمین کی گرفتاری اور ایک والمک کراڈ کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ دانوے کو جواب دیتے ہوئے فڑنویس نے کہا کہ بیڑ میں ایک نوجوان سرپنچ کا قتل بہت سنگین ہے، اور حکومت نے اس واقعہ کو سنجیدگی سے لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک پولیس انسپکٹر کو سخت چھٹی پر بھیج دیا گیا، اور ایک سب انسپکٹر کو معطل کر دیا گیا ہے۔ تینوں مفرور ملزمان کو بھی جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ قصورواروں کو بخشا نہیں جائے گا، خواہ ان کا تعلق کسی بھی پارٹی، ذات، مذہب یا زبان سے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کی جانچ سی آئی ڈی کو منتقل کر دی گئی ہے، اور انکوائری کے لیے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ تحقیقات میں AI ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی کے بعد ایوان کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ نومنتخب ایم ایل سی اور وزراء کا ایوان بالا میں تعارف کرایا گیا، اور ضمنی مطالبات پیش کیے گئے۔ دن کے دوران کونسل میں سابق گورنر ایس ایم کرشنا اور سابق ایم ایل سی دنکر راؤ جادھو کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

بی این ایم نے برطانیہ کی پارلیمنٹ میں

بلوچستان کے انسانی حقوق کے بحران پر بحث کی

لندن۔ 16 دسمبر۔ ایم این این۔ بلوچ نیشنل موومنٹ (بی این ایم) نے برطانوی پارلیمنٹ میں ایک بحث کا انعقاد کیا، جس میں بلوچستان میں جاری انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو اجاگر کیا گیا۔ رکن پارلیمنٹ جان میکڈونل نے انسانی حقوق کے عالمی دن کے موقع پر مباحثے کی میزبانی کی۔ بحث پاکستانی ریاست کے ہاتھوں بلوچ عوام کو درپیش شدید جبر پر مرکوز تھی۔ تقریب کے مقررین نے انسانی حقوق کی وسیع پیمانے پر خلاف ورزیوں، بشمول جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت قتل اور ریاستی جبر کی دیگر اقسام کو حل کرنے کے لیے فوری بین الاقوامی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ شرکاء نے ان مظالم کے خاتمے اور بلوچ قوم کو انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے عالمی مداخلت کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ مباحثے میں اہم شخصیات شامل تھیں جن میں جان میکڈونل ایم پی، جیریمی کوربن ایم پی، رچرڈ برگن ایم پی، بی این ایم کے چیئرمین نسیم بلوچ، سمیع دین بلوچ، صبیحہ بلوچ، نصیر دشتی، فہیم بلوچ، اور سلیم الٰہی بلوچ شامل تھے۔ اس تقریب کی میزبانی کرنے والے جان میکڈونل نے زور دیا کہ برطانیہ کے پاکستان کے ساتھ قریبی تعلقات کے باوجود حکومت کو بلوچستان میں جاری خلاف ورزیوں پر خاموش نہیں رہنا چاہیے۔ انہوں نے ساتھی اراکین اسمبلی پر زور دیا کہ وہ بلوچ عوام کی طرف سے انصاف کی وکالت کریں۔ بی این ایم کے چیئرمین اور پاکستانی فوج کے ہاتھوں دو مرتبہ جبری گمشدگی کا شکار ہونے والے نسیم بلوچ نے پاکستانی ٹارچر سیلوں میں زندہ رہنے کا اپنا ذاتی اکاؤنٹ شیئر کیا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ بلوچستان کی آزادی پر ان کا یقین ہی وہ چیز تھی جس نے انہیں زندہ رکھا۔ انہوں نے جبر کے پیمانے پر بھی روشنی ڈالی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ہزاروں بلوچ مرد اور خواتین کو اسی طرح کے مظالم کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

ناندیڑ بند کامیاب ،دلت تنظیموں کا احتجاجی مظاہرہ

ناندیڑ:16/ڈسمبر(ورق تازہ نیوز)پربھنی شہر میں آئین کی کتاب کی توہین ہونے کے بعد رونما ہوئے احتجاج اور پھر پولیس کی کسٹڈی کے دوران ایک نوجوان کی موت کے واقعے کی مذمت اور اس کے لیے قصوروار پولیس ملازمین کے خلاف کاروائی کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امبیڈکر سنگھٹناؤں کی جانب سے ناندیڑ میں آج بند منایا گیا اور اس واقعہ کی شدید مذمت کی گئی۔ بند میں تاجروں نے بڑے پیمانے پر حصہ لیا اور اس کی تائید کی جبکہ ناندیڑ میں ایچ ٹی مہامنڈل کی سرگرمیاں مکمل طور پر بند رہیں۔ پربھنی شہر میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمے کے قریب دستور ہند کی نقل کو ایک سماج دشمن عناصر پوار نامی شخص نے توہین کی تھی اس واقعے کے بعد پربھنی شہر میں اچانک اسکے خلاف زبردست احتجاج ہوا اور بند کے دوران پتھر بازی آگ زنی جیسے واقعات رونما ہوئے تھے۔جس میں لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے اس کے بعد پولیس کی جانب سے بھی بڑے پیمانے پر کومبنگ آپریشن چلایا گیا جس میں بڑی تعداد میں دلیت سماج کے نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا ان میں سومناتھ سوریہ ونشی نوجوان بھی شامل تھا جس کی پولیس کسٹڈی کے دوران موت ہو گئی۔اس واقعے کے بعد بھی دلیت سماج میں کافی ناراضگی پائی گئی اور اسی واقعے کی مذمت میں پربھنی میں کل کاروبار بند رکھے گئے تھے جبکہ آج ریاست مہاراشٹر میں مکمل طور پر بند منایا گیا۔ناندیڑ شہر میں بھی صبح سے احتجاجی سڑکوں پر اترے اور اس واقعے کی مذمت کی جبکہ صبح سے شہر میں کاروبار مکمل طور پر بند تھے۔ ضلع ایس پی ابیناش کمار بذات خود شہر کی سڑکوں پر گھوم رہے تھے۔ائی ٹی ائی چوک میں ریپبلکن سینا اور دیگر تنظیموں کی جانب سے شدید مظاہرے کیے گئے۔ج پربھی پولیس کے خلاف بھی نعرے بازی ہوئی اس واقعے میں ملوث پولیس ملازمین کے خلاف سخت کاروائی کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا شہر کے وزیر آباد 'شواجی نگر' پھلے مارکیٹ ائی ٹی ائی چوک' سری نگر' قدیم مونڈھا' سیڈکو ہڈکو کے علاوہ دیگر علاقوں میں مکمل طور پر کاروبار بند رہا۔ دوسری جانب ایس ٹی مہا منڈل کی بس سروس بھی بند رہی ۔ پولیس محکمے کی جانب سے ناندیڑ ریجن کے ڈپٹی ائی جی شاہ جی ماپ کی رہنمائی میں ایس پی ابیناج کمار ایڈیشنل ایس پی سورج گوروا اسسٹنٹ ایس پی کرتی' سوشل کمار نائک نے بندوبست میں کافی محنت کی۔

پربھنی: پولس کسٹڈی میں مار پیٹ سے ہی

سوریہ ونشی کی موت ہوئی 'ابتدائی پوسٹ مارٹم میں انکشاف'

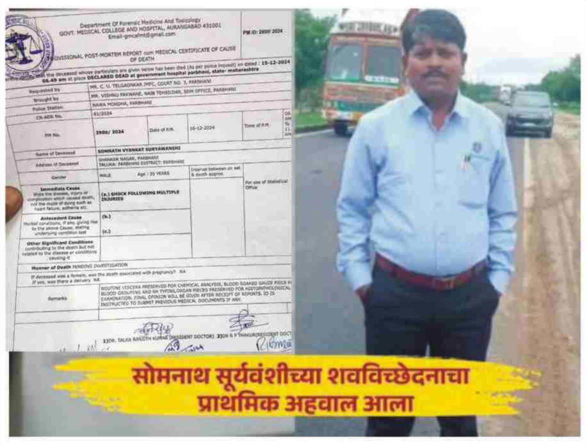

ناندیڑ:16/ڈسمبر(ورق تازہ نیوز)پربھنی شہر میں گزشتہ دنوں رونما ناخوشگوار حالات کے بعد پولس نے چند دلت افراد کو حراست میں لیا تھا جس میں سوریہ ونشی وینکٹی ساکن شنکر نگر پربھنی بھی شامل تھا۔لیکن گزشتہ روز اسکی پولس کسٹڈی کے دوران موت ہوگئی تھی۔ان حالات کے بعد شہر میں دوبارہ کشیدگی کا ماحول پیدا ہوگیا۔اس موت کا پوسٹ مارٹم اورنگ آباد میں آن کیمرہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور آج دوپہر اسکی ابتدائی رپورٹ موصول ہوئی جس میں کہا گیا کہ اسکے جسم پر متعدد زخم پائے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہی اس کی موت ہوئی ہے۔اس کے بعد امبیڈکری سماج میں غصہ پایا جاتا ہے۔دریں اثنا،سومناتھ سوریاونشی کی نعش سمبھاجی نگر سے پولیس کی بھاری موجودگی میں صبح تقریباً 11:30 بجے روانہ کی گئی۔ پولیس نے گاڑیوں کو یہ کہتے ہوئے روکا کہ لاتور میں امباد چوفولی کے قریب آخری رسومات کی اجازت ہے۔تاہم رشتہ داروں نے اصرار کیا کہ آخری رسومات پربھنی میں کی جائیں گی۔ چنانچہ لاش کو پربھنی روانہ کر دیا گیا۔ پربھنی میں ہزاروں امبیڈکری پیروکار،تحریک کے قائدین آخری رسومات کے لیے موجود ہیں۔سومناتھ سوریاونشی، جو 11 دسمبر کو بند کے دوران توڑ پھوڑ اور نقصان کے معاملے میں عدالتی حراست میں تھے،کو پربھنی شہر میں آئین کی توہین کے واقعہ کے بعد جیل بھیج دیا گیا تھا۔ اتوار کی صبح جب اسے ضلع اسپتال لایا گیا تو اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔ یہ اطلاع سامنے آتے ہی سیکورٹی بڑھادی گئی کیونکہ اتوار سے شہر میں پھر سے کشیدگی پیدا ہوگئی۔

بیڑ اور پربھنی میں پیش آئے واقعات کا

وزیر اعلیٰ فڑنویس کو جواب دینا ہوگا: سپریا سولے

نئی دہلی: بیڑ اور پربھنی میں پیش آئے واقعات افسوسناک ہیں۔مہاراشٹر کو تین ہفتوں سے وزیر داخلہ میسر نہیں ہے۔ میری توقع تھی کہ مہاراشٹر کی عوام نے جنہیں بھاری اکثریت کے ساتھ منتخب کیا ہے وہ فوراً کام شروع کر دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار این سی پی-ایس پی کی کارگزار صدر اور رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے نئی دہلی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا ہے۔سپریا سولے نے کہا کہ پربھنی ریلوے اسٹیشن کے قریب ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمے کے ارد گرد موجود آئین کی علامت کی چند دن پہلے بے حرمتی کی گئی تھی،جس کے بعد پیدا ہونے والے تشدد کے سلسلے میں چند افراد کو حراست میں لیا گیا۔ان میں شامل ایک نوجوان سومناتھ سوریہ ونشی کی عدالتی حراست میں موت ہوگئی ہے۔ جبکہ بیڑ کے کیج تعلقہ کے مساجوگ گاؤں کے سرپنچ سنتوش دیشمکھ کو پرانے تنازع کے سبب اغوا کے بعد قتل کر دیا گیا۔ان دونوں واقعات کے متعلق وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو جواب دینا ہوگا۔سپریا سولے نے کہا کہ دیویندر فڑنویس اس سے قبل بھی مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں،اس لیے انہیں بیڑ اور پربھنی کے معاملات کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ پربھنی میں عدالتی حراست میں موت کے واقعے کی جامع تحقیقات ہونی چاہیے اور عوام کو شفافیت کے ساتھ یہ بتایا جانا چاہیے کہ پربھنی میں نوجوان کی موت کیسے ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ تین ہفتے ہو چکے ہیں اور ابھی تک کابینہ کی تقسیم نہیں ہوئی۔ پہلے وزیر اعلیٰ کی تقرری میں وقت لگا، پھر کابینہ کی توسیع میں تاخیر ہوئی اور اب تک قلمدانوں کی تقسیم نہیں ہوسکی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی ہمیشہ فخر سے کہتی تھی کہ ہم دیگر پارٹیوں سے مختلف ہیں لیکن مہاراشٹر میں ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ یہ صورتحال مہاراشٹر کی روایات کے خلاف اور باعث تشویش ہے۔ سپریا سولے نے کہا کہ مہاراشٹر کے عوام نے بی جے پی کو بھاری اکثریت کے ساتھ منتخب کیا لیکن عوامی خدمت کے بجائے وزراء ناراضگی میں مبتلا ہیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہم عوام کی خدمت کے لیے سیاست میں آئے ہیں اور یہی ہمارا اولین مقصد ہونا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بیڑ اور پربھنی جیسے سنگین واقعات کے دوران حکومت کے کسی نمائندے نے ان جگہوں کا دورہ نہیں کیا اور نہ ہی عوام سے امن قائم رکھنے کی اپیل کی۔اس سے حکومت کی عدم حساسیت ظاہر ہوتی ہے۔انہوں نے چھگن بھجبل کے متعلق بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہمیشہ شرد پوار کے ساتھ کھڑے رہے ہیں اور ان کا احترام کیا جاتا رہا ہے۔ چھگن بھجبل کے ساتھ جو بھی معاملات ہیں، وہ پارٹی کا اندرونی معاملہ ہیں اور اس پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ مہاراشٹر کی حکومت موجودہ بحران سے نمٹنے میں ناکام ہورہی ہے۔

23 فروری کو ایکلویہ رہائشی انگلش اسکول کے لیے پری داخلہ امتحان

ناندیڑ: 16 دسمبر:- انگلش میڈیم ایکلویہ ریزیڈنشیل پبلک اسکول میں داخلے کے لیے اتوار 23 فروری 2025 کو مقابلہ جاتی امتحان منعقد کیا جارہا ہے۔ پراجیکٹ آفیسر اور اسسٹنٹ کلکٹر محترمہ کاولی میگھنا نے اپیل کی ہے کہ پانچویں، چھٹی، ساتویں اور آٹھویں کلاس میں زیر تعلیم درج فہرست قبائل کے طلبا تعلیمی سال 2024-25 میں اس امتحان کا فائدہ اٹھائیں۔ یہ اپیل کنوٹ میں مربوط قبائلی ترقی کی پروجیکٹ آفیسر مسز کاوالی میگھنا کے دفتر سے اس سلسلے میں جاری ایک خط میں کی گئی ہے۔

عثمانیہ یونیورسٹی میں ڈیٹنشن پالیسی ترک کرنے اکبر اویسی کا مطالبہ

حیدرآباد: وزیر صحت دامودر راجہ نرسمہا نے عثمانیہ یونیورسٹی میں طلباء کے مختلف مسائل بشمول طلباء کو تعلیم سے روکنا، سمسٹرس میں حاصل نشانات کی حد مقرر کرنے، ری ایڈمیشن اور فیس ریمبرسمنٹ اور تمام یونیورسٹیز میں یکساں نصاب و قواعد کے لئے یونیورسٹی اتھارٹی اور کالجس کے انتظامیہ کا اجلاس طلب کرنے کا تیقن دیا۔ وزیر صحت آج اسمبلی میں اکبر الدین اویسی مجلس کے فلور لیڈر و دیگر ارکان کی جانب سے وقفہ صفر کے دوران اٹھائے گئے سوال کا جواب دے رہے تھے۔ اکبر الدین اویسی نے سوال کیا کہ عثمانیہ یونیورسٹی میں، ڈیٹنشن پالیسی کے نفاذ کے لئے احکام جاری کئے گئے ہیں؟ آیا انجینئرنگ طلباء کے لئے سمسٹرس امتحانات میں 50 فیصد نشانات کے حصول کے کوئی حد مقرر کی گئی ہے؟۔عثمانیہ یونیورسٹی کے دائرہ کار میں تلنگانہ کے سرکاری اور خانگی انجینئرنگ کالجس میں کتنے طلباء کامیاب ہوئے اور کتنے طلباء کو تعلیم سے روک دیا گیا؟۔

بیڑ اور پربھنی کے واقعات پر عوام میں شدید ناراضگی،حکومت جواب دے: ناناپٹولے

سوم ناتھ سوریہ ونشی کی موت حراستی تشدد سے ہوئی،حکومت کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا جائے

ناگپور: اسمبلی اجلاس کے پہلے ہی دن پربھنی اور بیڑ کے واقعات پر ایوان میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ حزبِ اختلاف نے الزام عائد کیا کہ آئین کی بے حرمتی اور گاؤں کے سرپنچ کے بے رحمانہ قتل جیسے سنگین واقعات بی جے پی حکومت کے دوران رونما ہوئے ہیں۔ پربھنی میں ایک امبیڈکر وادی کارکن کی پولیس حراست میں موت ہوئی ہے، یہ معاملات نہایت سنجیدہ ہیں اور ریاستی عوام خاص طور پر امبیڈکر وادی افراد میں اس تعلق سے شدید غصہ پایا جاتا ہے۔ حکومت کو ان مسائل پر وضاحت دینی چاہیے۔کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے اسمبلی میں پربھنی اور بیڑ کے واقعات کا مسئلہ اٹھایا۔ اس پر حکومت کی جانب سے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے یقین دلایا کہ اسمبلی اسپیکر جس دن بحث کا وقت طے کریں گے، اس دن اس مسئلے پر بات ہوگی۔ بعد ازاں اسمبلی کے احاطے میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ بیڑ ضلع کے مساجوگ گاؤں کے سرپنچ سنتوش دیشمکھ کے اغوا کی اطلاع پولیس کو تھی، لیکن ان کے بے رحمانہ قتل کے بعد ہی پولیس حرکت میں آئی۔انہوں نے سوال کیا کہ کیا آخر کیا وجہ ہے کہ بی جے پی حکومت کے دوران دلت اور بہوجن سماج کے افراد پر مظالم میں اضافہ ہورہا ہے؟ کیا ای وی ایم حکومت نے ریاست میں سیاسی قتل و غارت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے؟ پربھنی کے واقعے پر بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ سوم ناتھ سوریہ ونشی کو پولیس حراست میں شدید اذیت دی گئی، جس کی وجہ سے ان کی موت ہوئی،اور یہ بات پوسٹ مارٹم رپورٹ میں واضح ہو چکی ہے۔ یہ حکومت کی سرپرستی میں قتل ہے۔اس معاملے میں حکومت کے خلاف ہی قتل کا مقدمہ درج کیا جانا چاہیے۔ پربھنی کے دوسرے واقعے پر نانا پٹولے نے کہا کہ آئین کی بے حرمتی کے الزام میں ایک شخص، جس کا نام پوار بتایا جاتا ہے،کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ وہ ذہنی طور پر بیمار ہے، لیکن یہ شخص بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر مظالم کے خلاف نکالے گئے احتجاجی مارچ میں شامل تھا۔ مساجوگ گاؤں کے سرپنچ سنتوش دیشمکھ بھی ہندو تھے،ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے، قتل کے بعد ان کی لاش پر ملزمان نے رقص کیا۔ اس واقعے پر کیا کہا جائے؟ جب آپ کہتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں ہندو محفوظ نہیں تو سوال یہ اٹھتا ہے کہ اپنے ملک کے ہندوؤں کے تحفظ کا کیا حال ہے؟ پربھنی اور بیڑ کے معاملات کیا ای وی ایم کے خلاف جاری بحث سے توجہ ہٹانے کی سازش ہیں؟ اس پر بھی شک پیدا ہوتا ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ سابق وزیر رویندر چوہان کے بنگلے پر ایک نوجوان جس کا نام ویبھو بتایا جارہا ہے،کو اغوا کر کے رکھا گیا ہے۔ 9 کروڑ روپے کی وصولی کے لیے اسے اغوا کیا گیا اور اس سے 4.5 کروڑ روپے پہلے ہی وصول کیے جا چکے ہیں۔ باقی 4.5 کروڑ کے لیے اس پر تشدد کیا جارہا ہے۔ یہ کس قسم کی وصولی ہے؟ اتنی بڑی رقم رویندر چوہان کے پاس کہاں سے آئی؟ دریں اثنا اسمبلی کے پہلے دن مہاوکاس اگھاڑی کے اراکین اسمبلی نے اسمبلی کی سیڑھیوں پر احتجاج کیا۔اس دوران ای وی ایم کو ہٹانے، پربھنی اور بیڑ کے مسائل پر حکومت کے خلاف زوردار نعرے بازی کی گئی۔

پربھنی میں 18 دسمبر کو اقلیتی حقوق کا دن منایا جائے گا

پربھنی:18 ڈسمبر(ایجنسیز)اقوام متحدہ کا ادارہ 18 دسمبر 1992 کو قومی، نسلی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے حقوق سے متعلق اعلامیہ منظور اور پیش کیا گیا۔اس کے مطابق قومی کمیشن نے اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایات دی ہیں کہ اقلیتی شہری اپنی ثقافت، زبان، مذہب، روایت وغیرہ کو محفوظ رکھ سکیں۔کیا جائے گا۔اس پروگرام میں اقلیتی برادریوں کے شہریوں نے بھرپور شرکت کی۔اس کے مطابق، ہر سال ضلع انتظامیہ کی جانب سے 18 دسمبر کو "یوم اقلیتی حقوق" کے طور پر منایا جاتا ہے۔اس دن کے موقع پر اقلیتوں کو ان کے آئینی اور قانونی حقوق کے بارے میں آگاہی/آگاہ کیا جائے گا۔اس کے مطابق،کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے اپیل کی ہے کہ 18 دسمبر 2024 کو دوپہر 1 بجے کلکٹریٹ، پربھنی میں "اقلیتی حقوق کے دن" کے جشن کو رجسٹر کریں۔

"اقلیتی حقوق کا دن" بدھ کو تقریب کا اہتمام کریں

ناندیڑ:16 دسمبر:- اقلیتی حقوق کے دن کے موقع پر اقلیتوں کو ان کے آئینی اور قانونی حقوق کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔اسی مناسبت سے بدھ 18 دسمبر کو کلکٹریٹ ناندیڑ میں صبح 11 بجے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا ہے۔ ریٹائرڈ جوائنٹ سیکرٹری ایڈوکیٹ دیویندر سنگھ نرملے اور ارشاد احمد، ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ آف سوشل سائنس نارائنا ای ٹیکنو اسکول، ناندیڑ خطاب کریں گے۔ کلکٹر ابھجیت راوت نے اقلیتی برادری کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی شرکت درج کرائیں۔

دِوّیہ کلا میلہ: معذور اشخاص اپنے فن و دستکاری سے لوگوں کا دل جیت رہے

نئی دہلی: وزارت برائے سماجی انصاف کی جانب سے معذور افراد کو با اختیار بنانے کے لیے بائیسویں 'دِوّیہ کلا میلہ' کا انعقاد ہوا ہے جو آب و تاب سے جاری ہے۔ یہ میلہ نیتاجی سبھاش چندر بوس پرتیما کے نزدیک کرتویہ پتھ (انڈیا گیٹ، نئی دہلی) پر سجایا گیا ہے جہاں لوگوں کی زبردست بھیڑ دیکھنے کو مل رہی ہے۔ دوّیہ کلا میلہ کا بنیادی مقصد معذور اشخاص کو ایک پلیٹ فارم دینا ہے تاکہ وہ اپنی دستکاری اور مصنوعات کو فروغ دے کر معاشی طور پر مضبوط ہوسکیں۔ یہ میلہ 12 دسمبر سے 22 دسمبر 2024 تک لگا ہوا ہے جس میں صبح 11 بجے سے رات 9 بجے تک لوگ شرکت کر سکتے ہیں۔ تاہم معذور آرٹسٹ کے فن کی مہارت کا لطف لینے کے ساتھ ساتھ ان کے ہاتھ کی بنائی ہوئی مصنوعات بھی خرید سکتے ہیں۔ دِوّیہ کلا میلہ میں آپ کو معذور اشخاص کی ایسی ایسی کہانیاں اور مثالیں دیکھنے کو ملیں گی جو زندگی میں مایوس لوگوں میں نئی روح پھونکنے کا کام کر رہی ہیں۔ معذور ہونے کے باوجود وہ مایوس بالکل نہیں ہیں بلکہ اپنے فن و ہنر سے لوگوں کا دل جیت رہے ہیں اور لوگوں کو حوصلہ دے رہے ہیں۔ میلہ میں آئے کچھ معذور اشخاص سے نمائندہ نے بات چیت کی اور ان کے ہنر کے بارے میں جانا۔ گجرات کے شہر سورت کے رہنے والے نریش بھائی مکوانہ، جو پہلے ایک چھوٹی سی پرچون کی دکان چلا کر روزی کماتے تھے، نے خود کو مالی طور پر مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا تو کامیابی نے ان کے قدم چوم لیے۔ نریش اس بات کی تازہ مثال ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی بھی طرح کا کام پوری محنت و لگن سے شروع کرتا ہے تو اس کو کامیابی ضرور ملتی ہے۔ نریش بھائی مکوانہ اپنی اہلیہ نیلم نریش کے ساتھ 22 ویں دوّیہ کلا میلہ میں اسٹال لگائے ہوئے ہیں جہاں معذور اشخاص کے ہاتھوں سے تیار کردہ اشیاء اور زیورات لوگوں کی توجہ کا مرکز بن رہے ہیں۔ نریش بھائی مکوانہ نے بتایا کہ ان کی اہلیہ نے ہمیشہ زندگی کے ہر موڑ پر ان کا ساتھ دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "سال 2021 میں ہم نے صرف 2000 روپے سے کاروبار شروع کیا اور آج ہمارا کاروبار 4 لاکھ روپے تک پہنچ گیا ہے۔" انہوں نے بتایا کہ ابتدائی دنوں میں ہم نے براس میٹل اور جرمن سلور سے بریسلیٹ بنائے اور پھر 2022 میں ممبئی میں دوّیہ کلا میلہ کا انعقاد کیا گیا جہاں ہم نے اپنے تیار کردہ بریسلٹس فروخت کی۔ وہاں ہمیں بہت اچھا رسپانس دیکھنے کو ملا۔ ہم اپنے ذہن سے سوچ کر لاکیٹس، بریسلیٹ، بالیاں، انگوٹھیاں، جھمکے وغیرہ ڈیزائن کرتے ہیں۔ تاہم ہماری کامیابی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم جو زیورات ہاتھوں سے تیار کرتے ہیں وہ کسی کی کاپی نہیں ہوتی، اس وجہ سے بھی لوگ ہمارے زیورات پسند کرتے ہیں۔ نریش بھائی کا کہنا ہے کہ ان کے پاس 40 سے زیادہ ڈیزائن کے زیورات ہیں اور دہلی کے لوگ ان کے زیورات کو بہت پسند کر رہے ہیں۔ دہلی میں رہنے والے ہمارے اسٹال نمبر 6 پر آسکتے ہیں۔

بیڑ، پربھنی واقعات؛ تفصیلی بحث کے لیے حکومت کی تیاری

آئین کی توہین برداشت نہیں کی جائے گی: فڑنویس

ناگپور: 16/ڈسمبر(ورق تازہ نیوز) بیڑ، پربھنی میں دونوں واقعات سنگین ہیں۔ چیف منسٹر دیویندر فڑنویس نے اسمبلی میں واضح کیا کہ حکومت اس واقعہ پر تفصیل سے بات کرنے کے لئے تیار ہے اور آئین کی توہین برداشت نہیں کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ ہندوستانی آئین کے معمار ڈاکٹر باباصاحب کے آئین کے مطابق ایوان میں متوقع بحث ہونی چاہیے۔ آئین کی توہین کرنے والا شخص نفسیاتی مریض تھا۔ وزیر اعلیٰ نے یہ امید بھی ظاہر کی کہ اپوزیشن جماعت سیاست کیے بغیر ایسے واقعات کو ہونے سے روکنے کے لیے اچھی تجاویز دیں۔ اسمبلی ممبر نانا پٹولے نے اس سلسلے میں مسئلہ اٹھایا۔ ودھان سبھا کے اسپیکر راہل نارویکر نے واضح کیا کہ تحریک التواء کے دوران تفصیلی بحث کی جائے گی۔

شادی کے 4 دن بعد بیوی نے شوہر کا قتل کروادیا

احمد آباد: گجرات کے گاندھی نگر میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا جہاں ایک خاتون نے اپنے جیٹھ کے ساتھ عشق میں مبتلا ہو کر اپنے شوہر کو قتل کروادیا۔ خاتون کی شادی صرف چار دن قبل ہوئی تھی، لیکن اس نے اپنے عاشق کے ساتھ مل کر اپنے شوہر کو راستے سے ہٹا دیا۔ پولیس نے واقعہ کی تحقیقات کے بعد ملزمین کو گرفتار کرلیا ہے۔ احمد آباد کے رہنے والے بھاوک کی شادی حال ہی میں گاندھی نگر کی پائل سے ہوئی تھی۔ ہفتے کے روز بھاوک اپنی نئی نویلی دلہن کو سسرال سے واپس لانے کیلئے موٹر سائیکل پر روانہ ہوا۔ لیکن جب بھاوک نہ تو گھر پہنچا اور نہ ہی فون اٹھایا، تو پائل کے والد نے بھاوک کے والد کو اطلاع دی۔ دونوں خاندانوں نے تلاش شروع کی اور ایک مقام پر بھاوک کی موٹر سائیکل سڑک کنارے ملی۔ ایک عینی شاہد نے بتایا کہ چند افراد نے بھاوک کی موٹر سائیکل کو ٹکر مار کر اغوا کرلیا تھا۔ بھاوک کی اغوا کی خبر کے بعد پولیس نے پائل سے پوچھ گچھ شروع کی۔ پولیس کو پائل پر اس وقت شک ہوا جب اس کے موبائل فون کا کال ڈیٹا چیک کیا گیا۔ سخت تفتیش کے دوران پائل نے اعتراف کیا کہ اس کا اپنے جیٹھ کلپیش کے ساتھ محبت کا تعلق تھا۔

اعلان عام

(ناندیڑ واگھالہ شہر میونسپل کارپوریشن حدود کے محلّہ خسرو نگر (چونا بھٹی) کے سروے نمبر 166 میں سے سٹی سروے نمبر 12814 میں سے پلاٹ نمبر 113 کے شمال کے حصہ سے متعلق)

میرے موکلین کی دی گئی معلومات اور اختیار کی بناء پر عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میرے موکلین نے ناندیڑ واگھالہ شہر میونسپل کارپوریشن حدود کے محلّہ خسرو نگر (چونا بھٹی) کے سروے نمبر 166 میں سے سٹی سروے نمبر 12814 میں سے پلاٹ نمبر 113 کے شمال کے حصہ جس کے ذیلی منزل پر آر سی سی کی تعمیرات اور پہلے منزلہ پر ٹین شیڈ کا مکان اور جس کے شمال کے حصہ پر سڑک کی سمت دو آر سی سی کی دوکانیں ہیں اس طرح مکمل ملکیت کی لمبائی مشرق مغرب 30 فٹ اور چوڑائی 29 فٹ اس طرح 870 مربع فٹ ہے۔ جس کا حدود اربع اس طرح ہے۔ مشرق: پلاٹ نمبر 117 شکور بھائی کا مکان' مغرب: گٹ نمبر 115 خواجہ کا گھر' جنوب: پلاٹ نمبر 116 کا بقیہ حصہ اور شمال: 40 فٹ چوڑی سڑک جس کے مالک اور قبضہ دار حمید خان ولد احمد خان تھے اور مذکورہ ملکیت زمین سے آسمان تک تعمیرات اور شمال کی سڑک سے متصل دوکانیں سمیت تمام ملکیت میرے موکلین نے رجسٹری نمبر 2507/2023-1 بتاریخ 14-3-2023 کے تحت خریدی کیا ہے اور آج میرے موکل مذکورہ ملکیت کے مالک اور قبضہ دار ہے۔

اسلئے عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مندرجہ جائیداد اور اسکے معاہدہ سے متعلق اگر کسی شخص کو کسی سوسائٹی کوئی عذر' اعتراض یا حق ہے یا پھر دیوانی یا فوجداری تنازعہ یا پھر مذکورہ جائیداد پر کسی کا کوئی سرکاری' خانگی قرض بینک' سوسائٹی' حق ملکیت' غیر مجاز قبضہ' رہن' منتقلی کی گئی ہے تو وہ اس اعلان عام کی تاریخ اشاعت سے اندرون سات ر یوم اپنا عذر دستاویزی وثائق کے ساتھ میرے دفتر میں درج کروائیں۔ مدت کے دوران اگر کوئی عذر' اعتراض نہیں آیا تو ورنہ مدت کے اختتام پر میرے موکل مذکورہ معاہدہ کی تکمیل کریں گے اور کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ اسلئے یہ اعلان عام دیا جارہا ہے۔

المشتہر: ایڈوکیٹ ساجد ولد محمد خواجہ' رحمت نگر ناندیڑ۔ 813832866388
معرفت: ایڈوکیٹ رحمت اللہ ایس گیگانی۔۔ دوکان نمبر 24 قدیم چنگی ناکہ' میونسپل کارپوریشن کامپلکس' ریلوے اسٹیشن روڈ ناندیڑ
موبائل نمبر 9422173373- 9028999413

این پی اے وصولی: وزارت خزانہ نے پارلیمنٹ میں 6.82 کروڑ روپے کی ریکوری کی اطلاع دی

نئی دہلی: ملک میں گزشتہ 5 سالوں کے دوران لاکھوں-کروڑوں روپے کے قرض بٹّے کھاتے میں ڈالے گئے۔اس بارے میں وزارت خزانہ نے پارلیمنٹ میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ بٹّے کھاتے میں جو رقم ڈالے گئے اس میں سب سے زیادہ رقم ایس بی آئی کی جانب سے ڈالا گیا ہے۔ساتھ ہی وزارت خزانہ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ بٹّے کھاتے میں ڈالے گئے رقم کو قرض معاف کرنا نہیں کہا جا سکتا ہے۔"کیا بینک کی جانب سے لوگوں کے لاکھوں-کروڑوں روپے کا قرض معاف کیا جارہا ہے؟ وزارت خزانہ نے اس سوال کے جواب میں جو اعداد و شمار پیش کیے ہیں۔ان کے مطابق ایس بی آئی جیسے سرکاری بینکوں نے گزشتہ 5 سالوں کے درمیان 1،55،000 کروڑ کا روپے کا قرض 'رائٹ آف' کیا یعنی اسے بٹّے کھاتے میں ڈال دیا گیا۔ان میں سے تقریباً 1،09،000 کروڑ روپے کی ریکوری بھی کی گئی ہے۔ اسی طرح کئی سرکاری اور نجی بینکوں کے اعداد و شمار بھی سامنے آئے ہیں جن میں لاکھوں-کروڑوں روپے کا لون 'رائٹ آف' کیا گیا ہے۔ساتھ ہی ان کا ایک بڑے حصہ این پی اے ریکوری کے تحت وصول کیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ میں مرکزی حکومت نے ایک اور سوال کے جواب میں جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ "سرکاری بینکوں کی جانب سے قرضداروں کو دیے گئے قرض کو معاف نہیں کرتی ہے۔" آر بی آئی کے ہدایات اور بینکوں کے بورڈ کے ذریعہ تیار کی گئی پالیسی کے مطابق غیر فعال اثاثے (این پی اے) کو بٹّے کھاتے (رائٹ آف) میں ڈال دیتے ہیں۔اس طرح کے بٹّے کھاتے میں ڈالنے سے قرضداروں کی واجبات معاف نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے بٹّے کھاتے میں ڈالنے سے قرضداروں کو کوئی بھی غیر مناسب فائدہ نہیں ہوتا ہے۔حکومت اور آر بی آئی نے ڈیفالٹرز سے این پی اے کی وصولی اور کم کرنے کے لیے بہت سے اہم اقدامات کیے ہیں۔اس وجہ سے گزشتہ 5 مالی سالوں کے دوران شیڈول کمرشیل بینک (ایس سی بی) کے ذریعے کل 6،82،286 کروڑ روپے وصول کیے جا چکے ہیں۔ وزارت خزانہ نے اپنے جواب میں یہ بھی کہا ہے کہ این پی اے کو کم کرنے کے لیے قرض دینے کے طریقوں اور این پی اے کی صورت میں ریکوری کے طریقہ کار سے متعلق قوانین بہت سخت بنائے گئے ہیں۔

مدھیہ پردیش: ٹریکٹر لے کر اسمبلی کا گھیراؤ کرنے پہنچے

کانگریس لیڈران،عوام سے کیے وعدے پورا نہ کرنے کا الزام

بھوپال: آج کانگریس لیڈران ٹریکٹر پر سوار ہوکر مدھیہ پردیش اسمبلی کا گھیراؤ کرنے پہنچے جس سے وہاں شور شرابہ جیسے حالات پیدا ہوگئے۔ دراصل مدھیہ پردیش کی حکومت کو ایک سال مکمل ہو گیا ہے۔ کانگریس کا الزام ہے کہ ریاستی حکومت نے انتخاب میں کیے گئے وعدوں کو اب تک پورا نہیں کیا۔اسی کے پیش نظر کانگریس نے اسمبلی کا گھیراؤ کر حکومت کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ کانگریس نے حکومت کی بہت ساری ناکامیوں کا حوالہ دیتے ہوئے یہ تحریک چلائی، لیکن کسان کے ایشوز کو کانگریس لیڈران نے اولین ترجیح دی۔ مظاہرے کے دوران اپوزیشن لیڈر امنگ سنگھار خود ٹریکٹر پر سوار ہوکر آئے۔ احتجاج کے دوران کانگریس لیڈران اپنے ہاتھوں میں کھاد کی بوریاں بھی لیے ہوئے تھے۔ کانگریس نے احتجاج کے دوران کسانوں کے مسائل کے ساتھ ساتھ خواتین، بیروزگاری، ریاست میں بڑھتے جرائم جیسے اہم ایشوز کے حوالے سے ریاستی حکومت سے جواب طلب کیا۔ نامہ نگاروں سے گفتگو کے دوران اپوزیشن لیڈر امنگ سنگھار نے کہا کہ "مدھیہ پردیش میں کسانوں سے منسلک کافی مسائل ہیں جنہیں حل کرنے میں حکومت پورے طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ مدھیہ پردیش میں کھاد-بیج کو لے کر کسان پریشان ہو رہے ہیں۔ بے روزگاری دن بہ دن بڑھتی جارہی ہے۔ آئے دن خواتین کے خلاف جرائم میں بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے۔" مدھیہ پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر جیتو پٹواری نے کانگریس لیڈران اور کارکنان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ "ہم پُرامن طریقے سے حکومت کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر پولیس لاٹھی چارج کرتی ہے تو میں لاٹھی کھانے کے لیے سب سے پہلے تیار رہوں گا۔" واضح ہو کہ بھوپال پولیس کمشنر نے پہلے ہی حکم نامہ جاری کر دیا تھا کہ نئی اسمبلی کے آس پاس کے 5 کلومیٹر دائرے کے اندر کسی بھی طرح کی تحریک یا مظاہرے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

پرنٹر' پبلیشر' پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس' اسماعیل مارکیٹ' چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4' بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔